عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۴۲

لفظ خَاتَمُ النَّبِیِّین کی لغوی تحقیق

○ مالی کے بارے میں ناظر امور عامہ کا بیان ان کے بوکھلاہٹ کی دلیل ہے۔

○ قادیانی گروہ مالی کے مفرور صدر کا تردیدی بیان تسلی کیلئے کافی نہیں

○ جس طرح مرزا قادیانی کے نزدیک ۵ اور ۵۰ میں کوئی فرق نہیں ہو سکتا ہے کہ قادیانی گروہ کے نزدیک ۴۰ اور ۴۰،۰۰۰ میں فرق نہ ہو۔

حکمت قرآن کریم

دین اسلام نے انسانیت کو کیا دیا ہے

جہاد کی فضیلت اور اس کی اہمیت

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

قادیانی امت میں زبردست کھلبلی

T&T
محکمہ ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف قادیانیت کے نرغے میں۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

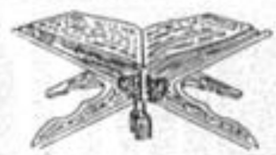

القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔
(البقرہ ع ۳۴)

اے ایمان والو! جو مال و متاع ہم نے تم کو بخشا ہے تم اس میں سے (ہماری راہ میں ہمارے حکم کے مطابق غریبوں پر) خرچ کرو قبل اس کے کہ (قیامت کا) وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہو سکے گی۔ نہ کسی کی دنیوی دوستی کام آئے گی۔ اور نہ کوئی سفارش (کسی قابل سزا مجرم کو بچا سکے گی۔) اور نہ ماننے والے اصلی ظالم ہیں، (جن کو قیامت میں اپنے ظلم کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا)

الحدیث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ
(رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اقوالِ سلف

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا

مصیبت میں یہ خاصیت ہے کہ اخلاق درست ہوجاتے ہیں۔ انسان خدا کو یاد کرنے لگتا ہے تو یہ نصیب ہوجاتی ہے تنبیہ ہوتی ہے کہ فلاں امر کی وجہ سے یہ ہوا۔ تو یہ مصیبت کی کھلی حکمتیں ہیں۔

مواعظ اشرفیہ ص۳۹۱

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت: ۱۰ تا ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ
مطابق ۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 42

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

اِس شمارے میں

۱. اسرار رمضان ـــــــــ ۳
۲. اداریہ ـــــــــ ۵
۳. حکمت قرآن ـــــــــ ۶
۴. لفظ خاتم النبیین کی لغوی تحقیق ـــــــــ ۷
۵. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ـــــــــ ۱۰
۶. جہاد کی فضیلت اور اس کی اہمیت ـــــــــ ۱۲
۷. خطبہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ ۱۴
۸. دین اسلام نے انسانیت کو کیا دیا ـــــــــ ۱۷
۹. محکمہ ٹیلی فون اور ٹیلیگراف قادیانیت کے نرغے میں ـــــــــ ۲۲

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۸۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ـــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
- وینی پیگ ـــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ـــــ کرامت اللہ
- شکاگو ـــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ـــــ نزل سید
- سیکر یمنٹو ـــــ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ـــــ محمود یوسف
- بارباڈوس ـــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ـــــ لے ایکو انصاری
- برطانیہ ـــــ محمد اقبال
- اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ـــــ محمد ادریس
- ناروے ـــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ـــــ محمد نذیر افریقی
- ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ـــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ـــــ سید دبیر حسن بخاری

اسرار رمضان

ضبط و ترتیب ۔۔۔۔۔ استاد محمد عاکف طارق ۔۔۔۔۔ (کنہاں شریف)

رمضان المبارک اور اس کے روزہ کی قرآن مجید اور حدیث پاک اس قدر فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ بعض علما نے رمضان کے روزوں کو (فرائض) فرض نمازوں سے بھی زیادہ اہم و افضل قرار دیا یوں اکثر علما کی یہ رائے ہے کہ تمام عبادتوں میں افضل نماز ہے اور روزے کا درجہ نماز کے بعد ہے۔ مگر جن لوگوں نے روزہ کو نماز سے افضل کہا ہے۔ ان کی رائے بھی بے اصل نہیں ہے۔ بلکہ روزہ کے فضائل اس کثرت کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

جن کی وجہ سے علما کو اشتباہ ہو گیا ہے۔ خصوصاً وہ روایت جس کو امام نسائی نے حضرت ابو امامہؓ سے روایت کیا ہے۔ ابو امامہؓ نے ایک مرتبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایک ایسی چیز بتا دیجئے جس میں آپ سے سن کر یاد رکھوں؟ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ اس لئے کہ اس کی مثل کوئی دوسرا عمل نہیں؛ قرآن مجید بھی رمضان کا اور اس کے روزے کا کئی جگہ ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور نشانیاں ہیں ہدایت کی۔ اور حق کو باطل سے الگ کرنے کی۔

رمضان کی ایک رات کی فضیلت کے بیان میں پوری سورۃ قدر موجود ہے جس میں اس رات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا "شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے" یعنی عام دنوں کے ہزار مہینوں سے بھی بہتر ایک شب قدر ہے۔ کہ اس ایک رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد رب کریم ہے۔ "تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو اس مہینے کے روزے رکھے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب رمضان آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں (صحیح بخاری و مسلم)

اس حدیث کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ رمضان آتے ہی خیر کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ اور شر کی راہیں بند ہو جاتی ہیں۔ اب اگر شر کی راہیں بند ہونے اور شیاطین کے گرفتار ہونے کے باوجود بھی کوئی بدبخت خیر کو نہ اپنائے تو یقینی طور پر اس کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ اس کا نفس شیاطین کے طریقوں سے اس قدر مانوس ہو چکا ہے کہ اب ورغلانے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی فضیلت اور قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھ جاتا ہے یعنی اس امت مرحومہ کے اعمال خیر کے متعلق تمام قانون الٰہی یہی ہے۔ کہ ایک نیکی کا اجر اگلی امتوں کے لحاظ سے کم از کم دس گنا فرمایا عطا ہو گا۔ اور بعض اوقات عمل کرنے کے خاص حالات اور اخلاص وخشیت وغیرہ کیفیات کی وجہ سے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا ہو گا یہاں تک کہ آجکل مقبول بندوں کو ان کے اعمال حسنہ کا اجر سات سو گنا عطا فرمایا جائے گا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس عام قانون رحمت کا ذکر فرمایا، مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے۔ وہ بندہ کی طرف سے خاص میرے لئے ایک تحفہ ہے۔ اور میں ہی جس طرح چاہوں گا اس کا اجر و ثواب دوں گا میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی خواہش نفس اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ پس میں خود ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کی اس قربانی اور نفس کشی کا صلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لئے دو مسرتیں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حضوری اور مشرف باریابی کے وقت اور قسم کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ ان انسانوں کے لئے مشک کی خوشبو جتنی اچھی اور جتنی پیاری ہے۔ اللہ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو اس سے بھی اچھی ہے۔ اور روزہ دنیا میں شیطان و نفس کے حملوں سے بچاؤ کے لئے اور آخرت میں آتش دوزخ سے حفاظت کے لئے ڈھال ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہیئے کہ وہ بیہودہ اور فحش باتیں نہ بکے۔ اور شور و شغب نہ کرے۔ اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے

تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت سہیل بن سعدیؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے۔ جس کو باب الریان کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ دار داخل ہوں گا۔ ان کے سوا کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس دن پکارا جائے گا کہ کدھر ہیں وہ بندے جو اللہ کے لئے روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور بھوک اور پیاس کی تکلیف اٹھایا کرتے تھے۔ وہ اس پکار پر چل پڑیں گے۔ ان کے سوا کسی اور کا اس دروازے سے داخلہ نہیں ہو سکے گا۔ جب وہ روزہ دار اس دروازے سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر کسی کا اس سے داخلہ نہیں ہو سکے گا۔ قرآن و حدیث سے ثابت شدہ یہ فضیلتیں ایک مسلمان کو رمضان اور روزہ رمضان کی طرف راغب کرنے کے لئے یقینی طور پر کافی ہیں۔ روزہ کی فضیلت و اہمیت کے سلسلہ میں حدیث کا ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الصوم لی وانا اجزی بہ (بخاری)

ترجمہ: بندہ کا روزہ بس میرے لئے ہے۔ اور میں خود ہی اس کا صلہ دوں گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔ کہ آپؐ رجب کے مہینے کا چاند دیکھنے کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان وبلغنا رمضان۔

اے اللہ ہمارے رجب و شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہم کو رمضان تک پہنچا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری جیسے کسی عذر کے بغیر روزہ چھوڑ دے گا۔ وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہو گئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی (مسند احمد) حضرت ابو مسعود غفاریؓ سے روایت ہے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو ماہ رمضان کی ساری فضیلتوں کا پتہ چل جاتا تو وہ آرزو کیا کرتے کہ سارے سال ہی ماہ رمضان رہتا۔

اس ماہ مبارک کی ایک خاص فضیلت یہ ہے کہ جو شخص اس

باقی صفحہ ۱۱ پر

مالی کے بارے میں ناظر امور عامہ کا بیان انکی بوکھلاہٹ کی دلیل ہے

قادیانی گروہ مالی کے مفرور صدر کا تردیدی بیان تسلی کیلئے کافی نہیں

مغربی افریقہ کے ایک مسلمان ملک "جمہوریہ مالی" میں جسطرح قادیانیت ذلیل ہوئی اور وہاں دھوکے بنائے گئے ۴۰ ہزار قادیانیوں نے مرزا قادیانی اور مرزا طاہر کی تکفیر کرتے ہوئے دوبارہ اسلام قبول کیا ——— اسے اس سال کا اہم واقعہ کہا جاسکتا ہے۔ پاکستان کے تمام قومی اخبارات و بیشتر رسائل و جرائد کے علاوہ سعودی اخبارات نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے شائع کیا۔ اس واقعہ نے جہاں محاذ ختم نبوت پر کام کرنے والوں کو ایک نیا جذبہ و ولولہ عطا کیا وہاں قادیانی نوجوان ——— جو پہلے ہی مایوس و بے چین تھے ——— مزید مایوس ہوگئے۔ یہ نوجوان قادیانی قیادت کیطرف سے جواب کے منتظر تھے۔ ۲۵ دن کی تاخیر کے بعد قادیانی ناظر امور عامہ نے ایک عدد بیان "الفضل" میں جاری کیا۔ تاکہ ان نوجوانوں کو مطمئن کیا جاسکے۔ آیئے پہلے بیان ملاحظہ فرمایئے :-

"مکرم ناظر امور عامہ نے بتایا ہے کہ پچھلے دنوں روزنامہ "جنگ" کراچی نے اپنے صفحہ اول پر ایک خبر شائع کی تھی جس کو بعد میں رسالہ ختم نبوت اور بعض دیگر نے بھی شائع کیا ہے کہ افریقہ کے ملک مالی میں احمدیت قبول کرنے والے چالیس ہزار افراد احمدیت چھوڑ کر دوبارہ واپس اپنے عقیدہ پر لوٹ آئے ہیں۔ اس سلسلے میں جب صدر جماعت احمدیہ مالی سے رابطہ پیدا کیا گیا تو انہوں نے اس خبر کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ مالی کے تمام احمدی احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان پر قائم ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی لڑی میں منسلک ہیں اور جماعت احمدیہ مالی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہی ہے۔" (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ 1)

قادیانی ناظر امور عامہ کے مذکورہ بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اتنے بڑے اور اہم واقعہ پر مکمل تحقیق کی بجائے مالی کے صدر کے بیان پر اکتفا کیا۔ حالانکہ قادیانی قیادت کے لئے اتنے سنگین واقعہ کی تحقیق کوئی مشکل کام نہیں۔ جدید سہولتوں سے لیس عالمی رابطے ان کے ہیں، افریقی ممالک میں کچھ مراکز ان کے پاس ہیں، جن کی سوائے اپنے مذہبی مفادات کی نگرانی کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ ایسے حالات میں پچیس ۲۵ دن کی تاخیر کے بعد قادیانی جماعت مالی کا صدر جس نے جانبداری کا ثبوت دینا ہی ہے، اور جس کا نام تک الفضل نے لینے سے گریز کیا۔ اور جس کو ہم خوب جانتے ہیں۔ وہ مفرور اور روپوش ہے۔ ان کے مزید تین ساتھی بھاگ کر فرار ہوگئے ہیں، ایسے حالات میں اب ایک مفرور صدر کا تردیدی بیان ہرگز تسلی کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ اس سے شبہات اور بھی بڑھ گئے۔ اور مالی کے بارے میں ایسے ناظر امور عامہ کا بیان انکی بوکھلاہٹ کی دلیل ہے۔

مزید برآں ناظر امور عامہ شیخ عمر کانتے کے بارے میں خاموش ہے۔ جو اس سارے ڈرامے کا اصل کردار ہے۔ شیخ عمر کانتے مذہبی راہنما ہیں جن کے بارے میں مرزا طاہر کے الفاظ ہیں کہ ان کا ایک وسیع علاقے پر اثر ہے۔ اور انہی کے زیر اثر ۸۰ گاؤں کے لوگ جن کی تعداد ۴۰ ہزار تھی قادیانی بن گئی تھی۔ اب اگر ناظر امور عامہ کے بقول ۴۰ ہزار بدستور قادیانی ہیں۔ تو شیخ عمر کانتے کا کیا بنا؟ ہمارے خیال میں یہ ساری فرضی کہانی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ذرائع نے بتایا ہے کہ یہ بیان قادیانیت کا بڑا بہت بڑا جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ اس دھوکے سے قادیانیت کی جو ساکھ گر رہی تھی۔ اسے بچانا ہے۔ قادیانی نوجوان مایوسی کا شکار ہو کر قادیانیت سے بدظن ہوگئے تھے۔ قادیانیوں کے پاس صرف ایک ہی راستہ تھا کہ جھوٹا بیان جاری کرکے ان نوجوانوں کو یکجا کیا جائے۔ یہ بیان جاری کرکے قادیانیوں نے مرزا قادیانی کی سنت قدیمہ کو بھی زندہ کیا۔ جسطرح مرزا قادیانی کے نزدیک ۵ اور ۵۰ میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔ تو اس قادیانی ناظر امور عامہ کے نزدیک ۴۰ اور ۴۰ ہزار میں کوئی فرق نہیں۔ چونکہ اب ۸۰ گاؤں میں ۴۰ ایسے قادیانی موجود ہیں۔ اور جو کے تو سلسلے سے وابستہ ہیں۔ البتہ وہ روپوش ہیں۔ تو ناظر امور عامہ کا بیان اپنی جگہ بجا ہے۔

بہرحال قادیانی خود اپنے جال میں پھنس چکے ہیں۔ ہم نے جن ۴۰ ہزار قادیانیوں کو داخل اسلام کیا ہے۔ وہ ایک حقیقت ہے۔ دستاویزات اور ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ بلکہ مالی میں قائم ایک اسلامی تنظیم جمعیت مالی الاتحاد و تقدم الاسلام نے حکومت مالی کے تعاون سے بھجی کے ایک بڑے اجتماع میں شیخ عمر کانتے اور ان کے ساتھیوں نے توبہ کے جو الفاظ دہرائے اور قادیانیت بلکہ مرزا طاہر کی بھی جو تکفیر کی، اسے وڈیو کے ذریعہ ریکارڈ کرایا تھا تاکہ بطور ثبوت ریکارڈ رہے۔ اس اجتماع میں حکومت مالی کے نمائندے مقامی حاکم بھی موجود تھے، اب بھی اگر قادیانی ٹولہ یہ سمجھتا ہے کہ ان کے ۴۰ ہزار آدمی موجود ہیں، تو انہیں چاہیئے، کہ وہ فوری طور پر مالی میں ان کی جماعت کے صدر کو ہدایت جاری کرکے مفرور رہنے کی بجائے، وزیر داخلہ کی خدمت حاضر ہو کر ایک تو اپنی جماعت کی رجسٹری کی درخواست کو منظور کرائے۔ اور دوسرا فوری طور پر ریڈیو، ٹی۔وی۔ پر وقت لے کر مالی کی قوم کو یہ خوشخبری سنائیں کہ "بھجی" کے علاقہ میں ان کے ہم عقیدہ ۴۰ ہزار افراد

باقی صفحہ ۲۵ پر

حکمتِ قرآن

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا کی تفسیر

ذکر ولی اللہی سے ماخوذ: مولانا عبدالحمید سواتی گوجرانوالہ

ایمان بالرسل

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ہم انبیاء اور رسل میں کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ تفریق کرنے کا معنی یہ ہے کہ یہودیوں کی طرح بعض انبیاء پر ایمان لائے اور بعض پر نہ لائے، اس قسم کی تفریق صریح کفر ہے کیونکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین علیہ السلام تک جتنے بھی نبی اور رسول آئے ہیں وہ سب اللہ کے کامل بندے اور برحق نبی ہیں انہوں نے اپنے اپنے دور میں مخلوقِ خدا کو حق کا پیغام پہنچایا۔ اللہ نے اپنے انبیاء کو کتابیں اور شرائع عطا فرمائیں۔ ان سب پر ہمارا ایمان ہے مگر یہود و نصاریٰ اللہ کے تمام انبیاء پر ایمان نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر دونوں گروہ حضور ختم المرسلین علیہ السلام پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا یہ تفریق بین الرسل کے مرتکب ہو کر کافر ٹھہرے اسی طرح یہودی مسیح علیہ السلام کو نہیں مانتے، بلکہ انہیں دجال کہتے ہیں اور ان کی تذلیل و تحقیر کرتے ہیں۔ مگر ہم بحیثیت مسلمان کسی نبی کے درمیان تفریق نہیں کرتے وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ہم اللہ کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں یہی اسلام ہے، یہی حنیفیت ہے اور یہی ملت ابراہیمی ہے جس کی تعلیم سارے نبی دیتے آئے ہیں۔

غیر اقوام کی سازشیں

ارشاد ہوتا ہے، یاد رکھو! وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کرے گا اور یہ سمجھے گا کہ ایسا کر کے وہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے لہٰذا وہی مقبول ہوگا یہود و نصاریٰ نے یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کے لیے بین الاقوامی طور پر بڑی بڑی سازشیں کی ہیں، ماضی قریب تک سلطنت برطانیہ بڑی وسیع سلطنت اور عظیم طاقت تھی۔ اس نے ساری دنیا کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی دو سو سال تک اس طاقت نے دنیا میں اودھم مچائے رکھا تھا۔ خصوصاً اہلِ اسلام کی تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ خلافت کو اسی نے ختم کیا، برصغیر کی آزادی کے بعد افریقی ممالک یکے بعد دیگرے آزاد ہونا شروع ہوئے تو وہاں کے لوگ دھڑا دھڑ مسلمان ہونے لگے۔ کہتے ہیں کہ ایک ایک مجلس میں سینکڑوں لوگ اسلام لاتے تھے یہ چیز انگریز کو ہرگز گوارہ نہ تھی۔ انہوں نے وہاں پر طرح طرح کے فتنے کھڑے کئے، احمد دیدو مسلمان مبلغ تھے ان کے علاوہ نائیجریا کے صدر اور وزراء کو مروا ڈالا، جب لوگوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا تو انہوں نے تحریف فی القرآن کا ارتکاب کیا۔ تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے بڑے خوبصورت انداز میں طبع کرا کے مفت تقسیم کئے، مثال کے طور پر آیت زیرِ مطالعہ میں سے لفظ غیر کو حذف کر دیا اور باقی صرف وَمَن يَبْتَغِ الْإِسْلَامَ دِينًا رہ گیا جس کا معنی بالکل الٹ ہو گیا۔ جب یہ بات کرنل ناصر مرحوم کے نوٹس میں آئی تو اس نے اس کا سختی سے نوٹس لیا۔ اس نے اشاعت قرآن کے لئے ایک خصوصی کمیٹی بنائی جس نے پوری صحت کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں قرآن پاک طبع کرا کے تقسیم کیے اور ساتھ کہہ دیا کہ اس نسخے کے علاوہ کسی دوسرے نسخے کا اعتبار نہ کرو یہ نسخہ ہمارے پاس بھی موجود ہے انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے صوت الاسلام کے نام سے ایک مستقل ریڈیو سٹیشن بھی قائم کیا تاکہ قرآن پاک کی نشر و اشاعت ہوتی رہے، یہ ناصر کا بہت بڑا کارنامہ ہے، اگرچہ اس نے اپنے زمانے میں غلطیاں بھی کیں، بہرحال یہود و نصاریٰ کی سازش کا کامیاب جواب دیا گیا اسی لئے اللہ نے فرمایا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ "یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ" یہ سازشی لوگ ہیں ہر وقت اسلام کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں، لہٰذا اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو تلاش نہ کرو۔ جو ایسا کرے گا، اس کا دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ایسا شخص آخرت میں نقصان میں پڑے گا۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین بھی کامیابی کی طرف نہیں لے جائے گا، بلکہ اس کے متبعین سراسر خسارے کا سودا کریں گے۔

مسلمانوں کی بدقسمتی

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی تو قابلِ فہم ہے، وہ تو دوسرا دین ہی تلاش کریں گے مگر بدقسمتی یہ ہے کہ آج کا مسلمان بھی اپنے دین پر اعتماد نہیں کرتا۔ آج کے مسلمان بھی یہی سمجھتے ہیں کہ جب تک غیر اقوام کی شاگردی اختیار نہیں کریں گے، ترقی نصیب نہیں ہوگی۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جب مسلمان اپنے دین پر یقین کرتے تھے، عروج کی بلندیوں پر تھے۔ کوئی قوم اس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی مگر اب خود مسلمان انگریزوں سے مرعوب ہیں ان کی تہذیب اختیار کر رہے ہیں انہی کے لہو و لعب میں مشغول ہیں اور اسی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پیروانِ اسلام کے سوا کسی کو فلاح نصیب نہیں ہو سکتی آخرت میں تو سخت نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے۔

اسلامی قوانین

تہذیب و تمدن کے علاوہ آج کا مسلمان اسلامی قوانین سے بھی مطمئن نظر نہیں آتا اسی لئے وہ غیر اسلامی قوانین کی طرف دیکھ رہا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ اسلام ایک فرسودہ دین بن چکا ہے لہٰذا وہ اقتصادی نظام کے لئے روس، جرمنی امریکہ اور فرانس کی طرف دیکھ رہا ہے حالانکہ ان کے پاس تعزیرات کا کوئی قانون موجود نہیں ان کے تمام قوانین بناوٹی ہیں، برخلاف اس کے کہ اسلام کے پاس اپنے قوانین موجود

باقی صفحہ ۲۵ پر

لفظ خاتم النبیینؐ کی لغوی تحقیق

منظور احمد الحسینی .... لندن

موجودہ صدی میں انکار ختم نبوت کا فتنہ مغرب نوازی کی پیداوار ہے ختم نبوت سے متعلق واضح قرآنی حکم (ابنس مرتبہ)

ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

کے واضح معنی کو نظر انداز کر کے مختلف معنی

مختلف معنی پیدا کیے گئے اور اس طرح گمراہی کا دروازہ کھول دیا گیا۔ آیت کی مراد معنی، تفسیر جاننے سے پہلے شان نزول اور آیت کے جملوں میں مناسبت ذہن نشین ہو جائے تو بہتر ہے

شان نزول

عرب میں متبنیٰ (منہ بولے بیٹے) کو نسبی بیٹے کی حیثیت حاصل تھی بیٹے کی منکوحہ کی طرح متبنیٰ کی منکوحہ سے بھی طلاق کے بعد نکاح حرام سمجھتے تھے۔ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبنیٰ حضرت زیدؓ بن حارثؓ کی منکوحہ سے نکاح فرمالیا تو کفار و مشرکین عرب اعتراضات کا طوفان اٹھانے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کے اس جاہلانہ اور معاندانہ اعتراض کا جواب ارشاد فرمایا۔ "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں میں آخری ہیں" سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مقامات پر حسنینؓ کریمینؓ کو اپنا بیٹا بنایا ہے۔ اس کے علاوہ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حقیقی فرزند حضرت طاہرؓ، حضرت طیبؓ، قاسمؓ اور ابراہیمؓ تھے۔ پھر آیت میں یہ فرمانا کہ "محمد تمہارے میں کسی کے باپ نہیں"، کیا معنی رکھتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے لیے یہ دلائل ہیں۔

رجالکم سے مراد بالغین ہیں۔ اور حضرات حسنینؓ نزول آیت کے وقت بالغ نہیں تھے۔ اور طاہرؓ، طیبؓ، قاسمؓ، ابراہیمؓ بچپن ہی میں وفات پا چکے تھے۔ مدارک ج ۳ ص ۳۰۵

تاریخی شواہد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نزول آیت کے وقت طاہرؓ، طیبؓ، قاسمؓ با حیات نہیں تھے۔ اور حضرت ابراہیم اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے۔

آیت کے جملوں میں مناسبت

ائمہ تفسیر نے متعدد طریقوں سے جملوں میں مناسبت بتائی ہے۔ امام رازی فرماتے ہیں۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم

فرمانے سے ہر قسم کی ابوت اور شفقت و محبت کی نفی کا شبہ پیدا ہوتا تھا۔ اس لیے شبہ کے ازالے کے لیے ارشاد فرمایا گیا۔ ولکن رسول اللہ

یعنی روحانی طور پر تمہارے باپ ہیں۔ جس طرح باپ شفیق و ناصح واجب التعظیم اور لازم الاطاعت ہوتے ہیں اسی طرح یہ تم پر شفیق و مہربان اور تمہارے لیے واجب التعظیم بلکہ باپ سے بھی زیادہ یہ اوصاف ان میں پائے جاتے ہیں۔ پھر فرمایا گیا۔ وخاتم النبیین اور یہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو سراپائے شفقت و محبت ہیں۔ اس لیے کہ یہ آخری نبی ہیں جن کے بعد دوسرا نبی نہیں۔ اور ایسے نبی امت پر بہت شفیق ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی مثال اس باپ کی طرح ہوتی ہے جو یہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کی اولاد کا کوئی دیکھ بھال کرنے والا لائق نہیں ہے۔ ایسے باپ کے دل میں شفقت و محبت کی جو دنیا آباد ہوتی ہے، وہ سب پر ظاہر ہے۔

تفسیر کبیر ج ۶ ص ۵۲۰

علامہ زمخشری فرماتے ہیں "محمد تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں۔ اور ہر رسول کی طرح رحمت و شفقت اور ادب و حقوق میں اپنی امت کے باپ ہیں۔ مگر حقیقی باپ نہیں اس لیے اگر ان کا حقیقی بالغ لڑکا ہو تو آپ آخری نبی نہ ہوں بلکہ آپ کے بعد آپ کے فرزند کو نبوت ملے۔ حالانکہ آپ آخری نبی ہیں" (کشاف ج ۳ ص ۲۶۴)

بعینہٖ یہی مفہوم تفسیر ابوسعود اور تفسیر صاوی میں بھی ہے کشاف کے الفاظ یہ ہیں۔ (خاتم النبیین) یعنی انہ لوکان لہ ولد بالغ مبلغ الرجال لکان نبیا ولم یکن ھو خاتم النبیین۔

اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیٹا ماننے پر یہ کیوں ضروری ہے۔ کہ ان کا (سرکار کے بیٹے کا) منصب منصب نبوت مانا جائے جبکہ بہت سے ابنائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت تو نبوت ایمان تک نصیب نہیں ہوا۔ جیسا کہ قرآن کریم خود شاہد ہے۔ اس کے جواب میں علامہ صاوی فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں کی اولاد کو نبوت دے کر ان کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ہمارے رسولؐ تو سب رسولوں میں اکرم و افضل ہیں۔ اس لیے اگر آپ کی اولاد (نرینہ) ہوتی تو ان کی عزت افزائی کیلئے انہیں ضرور نبوت دی جاتی۔ کیونکہ آپ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری کے مصداق ہیں۔

صاوی ج ۳ ص ۲۳۲

علامہ صاوی نے یہ جواب صرف عقیدت و محبت میں ڈوب کر نہیں دیا ہے۔ بلکہ اس کی تائید و توثیق میں صحابہ کرامؓ کے اقوال و آثار موجود ہیں رئیس المفسرین حضرت ابن عباس فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ کے فرمان خاتم النبیین سے) مراد یہ ہے کہ اگر میں ان پر نبوت ختم نہ کرتا تو ان کو بیٹا عطا کرتا۔ جو بعد میں نبی ہوتے

خازن ج ۳، ص ۴۹۵

حضرت ابن عباسؓ کا دوسرا فرمان خازن میں اسی جگہ ہے، اللہ تعالیٰ نے جب مقدر فرما دیا کہ حضورؐ پاک کے بعد کوئی نبی نہیں تو انہیں کوئی بیٹا جو مرد کو پہنچے عطا نہ فرمایا۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ کا فرمان بخاری شریف میں ہے۔ اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونا مقدر ہوتا تو حضرت ابراہیم فرزند رسول زندہ رہتے۔

حضرت انسؓ صحابی رسول سے سدی نے پوچھا حضرت ابراہیم فرزند رسولؐ کی عمر وفات کے وقت کیا تھی۔ آپ نے جواب دیا (بلا) وہ گہوارہ کی مدت بھی پوری نہ کر سکے۔ بچپن ہی میں وفات پا گئے) اگر زندہ رہتے نبی ہوتے لیکن زندہ نہیں رہے۔ اس لیے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔"

(تلخیص التاریخ لابن عساکر ج ۱ ص ۲۹۴)

بعضوں نے آیت کے جملوں میں یوں مناسبت بتائی ہے "

کفار و مشرکین عرب کا پہلا اعتراض یہ تھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو نکاح میں لیا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں کسی باپ نہیں۔ دوسرا اعتراض یہ تھا کہ حقیقی بیٹے کی منکوحہ نہ سہی منہ بولے بیٹے ہی کی سہی، مگر اس سے نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا۔ ولکن رسول اللہ۔ یعنی اللہ کے رسول ہیں جن کے فرائض میں ہے کہ وہ حلال چیز جس کو سماج کی بندشوں نے حرام کر رکھا ہے۔ اسے رسم و رواج کی بے جا بندشوں سے آزاد کرائیں اور اس کی حلت اعلان ہی نہیں عملی طرح ثابت کر دیں۔ تاکہ ان کے جائز و حلال ہونے میں شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ پھر تاکید اً فرمایا۔ خاتم النبیین اور سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔ یعنی ان کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔ جو معاشرہ کی بیجا رسم اور برائیوں کو دور کر سکے۔ اس لئے اور شدید ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ عملاً اس جاہلانہ رسم کو ختم کر جائیں۔ تاکہ امت میں منہ بولے بیٹے کی منکوحہ سے نکاح کرنے میں نفرت باقی نہ رہے۔

خاتم کے لغوی معنی

عام گفتگو بھی صرف لغت سے نہیں سمجھی جا سکتی۔ جب تک کہ متکلم، مخاطب اور گفتگو کا پس منظر ذہن میں نہ ہو تو قرآن جو عقائد و مسائل اور شریعت کی بنیاد ہے۔ اُسے کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔ پھر بھی چند حوالے دیئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ذہن کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ مفردات راغب، لغات قرآن میں ایک زبردست تصنیف ہے۔ خاتم النبیین سے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں۔

وخاتم النبین، لانہ ختم النبوۃ

ای تممھا بمجیۂ

(مفردات راغب صفحہ ۱۴۲)

”ترجمہ: خاتم النبیین ہیں اس لئے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت ختم کر دی۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تشریف آوری سے نبوت تمام کر دی“

اسی طرح نزھۃ القلوب لغات قرآن اہم تصنیف ہے۔ اس میں ہے۔

قولہ، (خاتم النبیین) آخر النبیین

نزہۃ القلوب برحاشیہ تیسیر الرحمٰن صفحہ ۲۴۲

ترجمہ: خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔

مجمع البحار لغات حدیث میں نہایت جامع کتاب ہے۔ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

خاتم النبوۃ بکسر التاء ای فاعل الختم وھو الاتمام و بفتحھا بمعنی الطابع ای شئی یدل علی انہ لا نبی بعدہ۔

ترجمہ: خاتم نبوت (تا کے زیر کے ساتھ) ختم کرنے والا تمام کرنے والا اور تا کے زبر کے ساتھ بمعنی مہر۔ دونوں ہی صورت، خاتم النبوۃ وہ ذات ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ قاموس میں ہے۔

والخاتم آخر القوم کالخاتم ومنہ

قولہ تعالیٰ وخاتم النبیین آخرھم

ترجمہ: اور خاتم (تا کے زبر کے ساتھ) قوم کے سب سے آخری آدمی کو کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ خاتم (تا کے زیر کے ساتھ) کے معنی ہیں اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان وخاتم النبیین ہے یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں میں آخری نبی ہیں اور قاموس کی شرح تاج العروس میں ہے۔

ومن اسمائہ علیہ السلام الخاتم

والخاتم وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ

اور سرکار کے اسماء گرامی میں خاتم اور خاتِم بھی ہے۔ اور اس کے معنی ہیں وہ ذات جن کی جلوہ فرمائی نے نبوت ختم کر دی۔

ختم نبوت سے متعلق احادیث

ختم نبوت سے متعلق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار اقوال ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہو، لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ جو لوگ اس کے ارد گرد گھومتے ہوں اور عمارت کی خوبصورتی اور حسن پر خوش ہوتے ہوں۔ لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیرت زدہ ہوں۔ تو میں اس اینٹ کی جگہ پُر کرنے والا ہوں۔ اور اس عمارت (نبوت کی عمارت) کو تمام کرنے والا ہوں۔ اور میں ہی آخری نبی ہوں۔ اور ایک روایت میں یہ ہے تو میں ہی وہ اینٹ ہوں۔ اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔ (رواہ البخاری و مسلم، مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین صفحہ ۵۱۱)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، احمد ہوں، ماحی ہوں، یعنی مجھ سے خدا وند قدوس کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے۔ میں عاقب ہوں۔ اور عاقب وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو“

(رواہ البخاری و مسلم) مشکوٰۃ شریف باب اسماء النبی وصفاتہ صفحہ ۵۱۵

۳:۔ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء فرمایا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن میرے بعد نبی نہیں۔

(بخاری ج ۱ صفحہ ۴۹۱) (مسلم ج ۲ صفحہ ۱۲۶)

۴:۔ میں عند اللہ اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا۔ جب حضرت آدمؑ اپنی خمیر میں تھے۔ یعنی ان کا سراپا بھی تیار نہ ہوا تھا۔

(شرح السنہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۳)

۵:۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے انبیاء پر مجھے چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ (یعنی یہ چھ چیزیں میرے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں دی گئیں)

(۱) مجھے جوامع کلم دیا گیا۔ (۲) لوگوں کے دلوں میں رعب ڈال کر میری نصرت فرمائی گئی۔ (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنائی گئی۔ (۵) ساری مخلوقات کے لئے میں مبعوث کیا گیا۔ (۶) انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا“ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۲)

(میں رسولوں کا پیشوا ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ (دارمی) مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۳

(۷) بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

(ترمذی، مسند امام احمد، مستدرک حاکم بجامع صغیر جلد ۱ صفحہ ۹۶)

خاتم النبیین کا معنی تفاسیر کی روشنی میں

وقائمہ دین جن کی علمی اور فکری کاوشوں پر علم و فن نازاں ہے۔ ان کی چند توضیحات نذر قارئین ہیں۔

امام رازی فرماتے ہیں

اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

تفسیر کبیر جلد ۶ ۵۲۸

صاحب تفسیر ابوالسعود فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ یعنی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں میں آخری نبی ہیں۔ اور ایک قرأت تا کے زیر کے ساتھ خاتم ہیں (جس کے معنی آخرالانبیاء ظاہر ہیں) اور حضرت ابن مسعودؓ کی قرأت ولکن نبیا ختم النبیین خاتم بکسرالتا ہی کی تائید کرتی ہے۔

(ابوسعید علی ہامش الکبیر ج ۶ ص ۲۳۹)

مطلب یہ ہے کہ چاہے خاتم تا کے زیر کے ساتھ پڑھا جائے۔ چاہے خاتم تا کے زبر کے ساتھ پڑھا جائے۔ دونوں ہی قرأت کی بناء پر معنی یہ ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی ہیں۔

علامہ زمخشری فرماتے ہیں:

ترجمہ اور خاتم تا کے زبر کے ساتھ بمعنی آلۂ مہر اور تا کے زیر کے ساتھ بمعنی مہر کرنے والا اور بعد کی قرأت کی تقویت حضرت ابن مسعود کی قرأت ولکن نبیا ختم النبیین سے ہوتی ہے۔ (کشاف ج ۳ ص ۲۶۳)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ یہ آیت اس امر پر نص ہے کہ حضور پاک کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جب نبی نہیں تو رسول کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے رسالت درجہ نبوت سے خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہیں۔ مگر ہر نبی رسول نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۳)

علامہ فیروز آبادی

صاحب فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاً سابقہ کا خاتم بنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

تنویر المقیاس ص ۲۶۳

علامہ علی بن احمد واحدی فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ یعنی حضور پاکؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(الوجیز فی تفسیر القرآن العزیز برحاشیہ سراج المنیر ۲ ص ۱۸۵)

شیخ محمد نووی جاوی فرماتے ہیں

ترجمہ:۔ یعنی حضور پاکؐ تمام نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

(سراج المنیر جلد ۲ ص ۱۸۵)

صاحب خازن فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے حضور پاکؐ پر نبوت ختم کردی۔ اب ان کے بعد کسی کے لئے نبوت نہیں۔

(خازن ج ۳ ص ۴۹۵)

علامہ عبداللہ نسفی فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ تا کے زبر کے ساتھ خاتم کی قرأت ہے بمعنی آلہ مہر یعنی آخری نبی اور دوسروں کی قرأت تا کے زیر کے ساتھ بمعنی مہر کرنے والا۔ اور اس کی تقویت حضرت ابن مسعود کی قرأت ولکن نبیا ختم النبیین سے ہوتی ہے۔

(مدارک جلد ۳ ص ۳۰۷)

حضرت ملاجیون فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ یہ آیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے ختم ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اور آیت کا مقصود و مفہوم یہ ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے۔

(تفسیرات احمدیہ ص ۳۲۴)

علامہ جلال الدین محلی فرماتے ہیں

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ حضور پاکؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (جلالین شریف ص ۳۵۵)

شکوک وشبہات

نئی نبوت کا پرچار کرنے والے مختلف شکوک و شبہات سے ذہنوں کو ہموار کرتے ہیں۔ ان میں ۲ شبے جو منکرین کے نزدیک نہایت اہم ہیں۔ وہ پیش کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ان کی حقیقت کھل جائے

ان کا سب سے اہم شبہ ہے کہ حضور پاکؐ کو آخری نبی تسلیم کر لینے سے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانے میں نزول بھی نہ مانا جائے۔ جو بالاتفاق نبی ہیں۔ حالانکہ کثرت سے احادیث ہیں۔ جن میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی خبر دی ہے۔

اب اس شبے کا مختصر جواب

عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں ہے:۔

ترجمہ:۔ اگر کہا جائے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سرکارؐ کے بعد حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے۔ (پھر سرکارؐ کو آخری نبی کیسے مانا جائے) تو ہم کہیں گے کہ حضرت عیسیٰؑ نازل تو ہوں گے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں گے۔ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ تو ان کی جانب وحی ہوگی۔ نہ وہ احکام مقرر فرمائیں گے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہوں گے۔ (شرح عقائد نسفی)

علامہ عبداللہ نسفی فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ اگر تم کہو حضور پاکؐ آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں۔ جب کہ اخیر زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا، میں کہوں گا حضور پاکؐ کے آخری نبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد نبوت کسی کو نہ دی جائے گی۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو نبوت پہلے دی جا چکی ہے۔ اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت مصطفویہ پر عامل ہوں گے۔ اور کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ (بیت المقدس کی جانب نہیں) گویا کہ حضرت عیسیٰؑ سرکارؐ کے امتیوں میں سے ہیں۔ (کشاف ج ۳ ص ۲۶۵)

بعض حدیثوں میں یہاں تک ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہی نہیں ہوں گے۔ بلکہ حضور پاکؐ کے امتی حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز بھی پڑھیں گے۔

ترجمہ:۔ سرکارؐ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب تم میں ابن مریمؑ اتریں گے۔ اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

(بخاری شریف باب نزول عیسیٰؑ)

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

لندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

البتہ ایک سوال یہ رہ جاتا ہے۔ جب کہ حضرت عیسیٰؑ نہ احکام مقرر فرمائیں گے۔ نہ ان کی جانب وحی آئے گی۔ تو پھر ان کے نبی ہو کر آنے کا مقصد کیا ہے۔ یہ تو عملاً عہدۂ نبوت سے معزولی ہے۔ حالانکہ نبی نبوت سے معزول نہیں ہوتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہوں گے۔ اس کے باوجود ان کی جانب وحی نہ آئے گی۔ تاکہ حضورؐ کی عظمت و رفعت دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے۔ کہ آپؐ عظیم المرتبت رسول ہیں۔ جن کی اتباع کرنے میں حضرت عیسیٰ جیسے اولوالعزم نبی فخر محسوس کرتے ہیں۔

نئی نبوت کے پرچارکوں کا دوسرا شبہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا **قولوا خاتم النبیین ولاتقولوا لانبی بعدہ** خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ حضور پاکؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس فرمان سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں۔

بلکہ کچھ اور ہے۔ اگر یہی معنی ہوتے تو حضرت عائشہؓ لانبی بعدہ کہنے سے کیوں روکتیں۔ حضرت عائشہؓ کا یہ فرمان در منثور تکملہ مجمع البحار اور دیلمی الاحادیث میں ہے۔

اس شبہ کے جواب میں میرے کچھ کہنے سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے بائیں بازو (لاہوری جماعت) کے قائد و سربراہ مولوی محمد علی لاہوری نے جو کچھ کہا ہے اسے نقل کر دیا جائے۔

ایک قول حضرت عائشہؓ کا پیش کیا جاتا ہے۔ جس کی سند کوئی نہیں۔ **قولوا خاتم النبیین ولاتقولوا لانبی بعدہ** کہو اور یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکور ہوتے۔

حضرت عائشہؓ کے اپنے قول میں ہوتے کسی صحابی کے قول میں ہوتے نبی کریمؐ کی حدیث میں ہوتے۔ مگر وہ معنی در بطن قائل ہیں۔ اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں خاتم النبیؐ کے معنی لانبی بعدی کئے گئے ہیں۔ ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں، یہ غضب ہو سکتا ہے۔ خدا را کچھ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے۔ اگر اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کئے جائیں کہ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں۔

خاتم النبیین کافی ہے۔ جیسا کہ مغیرہ بن شعبہؓ کا قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا

خاتم الانبیاء و لانبی بعدہ

تو آپ نے کہا خاتم الانبیاء کہنا تجھے بس ہے۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپؓ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ خاتم النبیین واضح ہیں تو وہی استعمال کرو۔

یعنی الفاظ قرآنی کو الفاظ حدیث پر ترجیح دو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ آپؓ الفاظ حدیث کو صحیح نہیں سمجھتی تھیں۔ اور ذاتی حدیثوں کے مقابل اگر ایک حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی۔ چہ جائیکہ صحابی کا قول جو خبر یا حجت نہیں۔

(بیان القرآن ج ۳ ص ۱۵۱۶، ۱۵۱۷

تفسیری ص ۲۹۵۹)

علامہ سید محمود الوسی البغدادی فرماتے ہیں:۔

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ سے ثابت ہے۔ اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ تو جو اس کے خلاف بات کرے اس کی تکفیر کی جائے گی۔ اور اصرار کرنے پر قتل کر دیا جائے۔

(روح المعانی ج ۲ ص ۶۵)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث متواترہ میں خبر دے دی کہ سرکارؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ تاکہ لوگ جان لیں کہ جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا مفتری دجال گمراہ اور گمراہ گر ہے اگرچہ اس سے خرق عادت ہو، اور وہ شعبدے دکھائے۔ اور طرح طرح کے جادو، طلسمات اور نیرنگیاں پیش کرے۔ عقلمند جانتے ہیں کہ یہ سب دھوکہ اور فریب ہے۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۴)

علامہ تورپشتی فرماتے ہیں

ترجمہ:۔ جو شخص کہے کہ سرکارؐ کے بعد نبی ہوا تھا یا ہوگا۔ اور وہ شخص جو کہے کہ امکان ہے کہ سرکارؐ کے بعد نبی ہو وہ کافر ہے۔

(المعتمد فی المعتقد بحوالہ شرح صحیح البخاری ص ۲۴)

سیدہ عائشہ صدیقہ حمیراؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زوجۂ خیر الوریٰ مادر ملت صدیقۂ کائنات

رانا خالد علی بی ایس سی جھنگ صدر

رسالت کا سراج منیر مطلع ہدایت پر ضو فشانی کے چار سال پورے کرکے پانچویں سال میں تاباں تھا کہ اسلام کے پہلے بالغ نظر مسلمان، مہتاب ہجرت کی اولین تجلی سے منورہ ثانی اثنین، امام الصحابہ، خلیفہ راشد اول بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک بلند بخت بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام عائشہ رکھا گیا۔ خورشید اسلام کی نورانی کرنوں سے جگمگاتے ماحول میں سیدہ عائشہؓ نے آنکھیں کھولیں، صدیقی دولت کدے میں ابتدائے بعثت ہی سے آفتاب رسالت کی ایمان افروز کرنیں ضو فشاں تھیں ازواج النبیؐ میں یہی وہ خاتون ہیں جن کی ولادت اسلامی گھرانے اور پرورش اسلامی شیرے ہوئی اس لحاظ سے حضرت عائشہؓ اسلام کی ان اولین روشن ستاروں میں سے ہیں جن کے کانوں میں کفر و شرک کی آواز نہیں پڑی، یہ عظیم سعادت حضرت سیدہ عائشہؓ کے حصہ میں آئی کہ جسمانی تربیت، خانوادہ صداقت میں ہوئی اور روحانی و ذہنی تربیت کاشانہ نبوت میں ہوئی۔

فخر العالمین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہونے والی رفیقۂ حیات اپنی زندگی کے آغاز ہی سے عادات و خصائل کی اعلیٰ ترین خوبیوں کا مرقع تھیں قسام ازل نے بنت صدیقؓ کو جودت طبع، درخشانی حافظہ، علم راسخ، فہم صحیح اجتہاد و تفقہ کے کمالات سے نوازا تھا، فرزیں اور ذی علم نبی مکرمؐ نے انہیں اپنے قرب کی انفرادی سعادت سے نوازا۔ ازواج مطہرات میں آپ کا مقام ممتاز ہے۔ بڑے بڑے صحابہ کرام بالواسطہ آپ کے شاگرد ہیں۔ دو ہزار دو سو دس احادیث مبارکہ آپؓ سے مروی ہیں۔ قرآن کی زبان میں تمام مومنین کی ماں ہیں۔

رفاقت رسول کے ابتدائی ظرف سے جو یا نگاہ نبوت سے فیض یاب سیدہ عائشہؓ سیرت و کردار

کی نہایت اعلیٰ بلندیوں پر متمکن ہیں، جہاں تک مقام عائشہ کا تعلق ہے۔ ان کی عظمت وجلالت کے ثبوت میں اللہ و رسول سے زیادہ سچا گواہ کون ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید نے حضرت عائشہؓ کو مقدس پاک باطن، صالح القلب محفوظ من اللہ کہا ہے۔ امی! لب رسولؐ پر تیری مدحتیں ہیں۔ آپ کا کاشانہ اسلام کا محور ہے۔ آپ کا دامن علم رسالت کا امین ہے۔ آپ کی چادر پر سایہ قرآن ہے آپ کی ہر بات دلنشیں ہے آپؓ نبی کے گھر کا سکون ہیں صفات نبیؐ کا آئینہ ہیں۔ پیکر علم وصدق وصفا، الیہ محبوب خدا اور کاشانۂ نبوت کی مکر عفت ہیں۔ اللہ اللہ! تیری شان ومنزلت ایک سے ایک ستارا تیرے در کا غلام ہے۔ خدا گواہ ہے کہ سیدہ عائشہؓ سے نبوت کی حبیبہ، محمدؐ کی رفیقہ، ازواج میں باسلیقہ، کردار میں عفیفہ، امت پر شفیقہ اور بڑی خوش نصیبہ خاتون ہیں تحفہ کبریا، چراغ حریم رسولؐ، محرم اسوہ رسولؐ، مونس مصطفےٰ، نازش مجتبےٰ، زوجہ خیر الوریٰ، استاذ الصحابہؓ، مادر مشفقہ، عابدہ، زاہدہ، فاضلہ، کاملہ ذاکرہ، خیرہ، طاہرہ، طیبہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا یہ باب کتنا حسین ہے کہ خود صاحب وحی نے ارشاد فرمایا "مجھے سب سے زیادہ محبت عائشہ سے ہے" نبی اکرمؐ کے ساتھ قربت اور گہری رفاقت کا عدیم النظیر شرف حاصل ہوا۔ آپؓ نے آیات کو تفسیر کا زیور پہنایا۔ سیدہ عائشہؓ کے بستر پر وحی کا نزول ہوا اللہ کا بارہا سلام آیا آپؓ کی تطہیر وتقدیس کی خدائے لم یزل نے شہادت دی، غزوہ بدر میں آپؓ کے دوپٹے کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اسے اسلامی پرچم بنا کر لہرایا گیا۔ ان کے سبب سے آیت تیمم کا نزول ہوا۔ امی عائشہ کا چبایا ہوا مسواک نبوت نے استعمال کیا آپؓ ہی کا حجرہ گنبد خضرا بنا بلکہ جنت بنا۔ سورہ نور نے یہ معیار دے دیا ہے کہ جنہیں سیدہ عائشہ کی عظمت ومنزلت کا اندازہ کرنا ہو وہ ان کے شوہر محترمؐ کی عظمت ورفعت کو دیکھ لے حضرت عائشہ کی پاکیزگی، عظمت ومنزلت کے ساتھ دین اسلام کی حقانیت وابستہ تھی۔ اسی لئے خود خدا ان کا وکیل صفائی بن گیا۔ ام المومنین سیدۃ نساء العالمین، اہل البیت اور آیت تطہیر کی مصداق سیدہ کائنات حضرت عائشہ کے فضائل ومناقب کا وہ امتیازی وانفرادی مقام ہے جس میں کوئی شریک وسہیم نہیں۔ جب تک سورہ نور کی تلاوت کی جاتی رہے گی۔ اس وقت تک سیدہ عائشہ کی فضیلت وعظمت کے نغمے گونجتے رہیں گے۔

دنیا کی تاریخ میں جس طرح رسول اکرمؐ سب سے بڑے آدمی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سیدہ عائشہ تاریخی لحاظ سے سب سے بڑی عورت ہیں۔ جس طرح ان کے محترم شوہر نے دنیا میں ایک سچا دین پھیلا کر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اسی طرح سیدہ عائشہ نے ان کی تعلیمات کی اشاعت کر کے امت کو مرہون منت کیا ہے ملت اسلامیہ امی عائشہ کی ممنون وسپاس گزار ہے کہ آپ نے علم شریعت کی نجی زندگی کی بے شمار کڑیاں امت تک پہنچائیں کمالات علمی اور خدمات دینی کی وجہ سے صدیقہ الکبریٰ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ تفسیر، حدیث، شریعت، خطابت ادب وانساب، حفظ احکام میں، ان کو کمال حاصل تھا۔ رقیق القلب اور صائم الدھر تھیں، تلاوت قرآن آپ کا معمول تھا خوف الٰہی، زہد وتقویٰ، صدقہ وخیرات، سخاوت وفیاضی، صبر وقناعت، سادگی وانکساری فراخدلی، بلند حوصلگی، متانت وشرافت، شیریں کلامی ونرم گفتاری سیرت عائشہ کے نمایاں پہلو ہیں۔

حبیبہ، حبیب خدا، سیدہ کائنات ام المومنین حضرت صدیقہؓ نے امیر المومنین سیدنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے عہد خلافت میں بتاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ ہجری منگل کی شب میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں استراحت پذیر ہوئیں۔ رضی اللہ عنہا۔

مقام افسوس ہے کہ یہودی لابی کے زر خرید قلمکار پیغمبر اسلام کی مقدس ازواج وجماعتؓ کو ہدف مطاعن بنانے کے مکروہ کام میں مصروف ہیں۔ چیف ورشاعر کے علیل مرثیے اور گروہی عصبیت کے مارے ہوئے مورخ، جماعت رسولؐ کو کیسے غیر معیاری ثابت کر سکتے ہیں؟ جب کہ صحابہ کرام کے مناقب ومحاسن قرآن وحدیث کے پاکیزہ اوراق پر چمک رہے ہیں۔ نمک حلالی کا تقاضا ہے کہ تعلیمی نصاب اور قومی ذرائع ابلاغ میں اسلام کی ان مطہر شخصیات کو خصوصی اہمیت دی جائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عزت وناموس کو آئینی تحفظ دیا جائے۔

بقیہ: اسرار رمضان

مہینے میں کوئی نفلی کام انجام دے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہے کہ جو کسی دوسرے مہینے میں فرض ادا کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آچکا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی رات ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس سے محروم رہا تو وہ ہر قسم کی نیکی اور بھلائی سے محروم رہا۔ اور اس میں ایک ایسی رات ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس سے محروم رہا۔ تو وہ ہر قسم کی نیکی وبھلائی سے محروم رہا۔ اور اس رات کی بھلائی سے حرماں نصیب کے سوا کوئی محروم نہ تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں آپؐ کی امت کے لئے مغفرت وبخشش کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ کیا وہ شب قدر ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ شب قدر تو نہیں ہوتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ عمل کرنے والا جب عمل پورا کر دے تو اس کو پوری اجرت مل جاتی ہے۔ (مسند احمد) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں (صحیح بخاری) شب قدر کی خاص دعا۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی، رات کو یہ دعا ضرور کر لینی چاہیئے۔ محترم بھائیو! ان چند لمحوں کو قیمتی سمجھو اور ذکر واذکار میں گذارنے کی کوشش کرو۔ آخرت کے ہزاروں سالوں سے اس دنیا کے چند لمحے بہتر ہیں۔ ان لمحوں میں توبہ واستغفار کر کے اپنے رب کو راضی کر لیا جائے تو یہی سرمایہ زندگی ہے۔ اپنی دعاؤں میں اس ناچیز کو ضرور یاد رکھیں والسلام (طارق)

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے (آمین)

اعلان گمشدگی

ہفت روزہ ختم نبوت کے کاتب خوشنویس محمد اکرم کام سے فارغ ہو کر دفتر ختم نبوت پرانی نمائش سے لیاقت آباد جاتے ہوئے راستے میں کہیں الٹو کا شاپنگ بیگ گم گیا ہے جس میں قیمتی دینی مسودات اور اعلانات وغیرہ شامل ہیں اگر کسی صاحب کو اس کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو برائے کرم دفتر ختم نبوت کے فون ۷۶۷۱۱ پر اطلاع دے کر شکریہ

جہاد کی فضیلت و اہمیت

از مولانا مفتی عبد الشکور ترمذی ساہیوال سرگودھا

"فضائل جہاد" پر ایک رسالہ حضرت شیخ علامہ عصر مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی نے سپرد قلم فرما کر مسلمانان پاکستان کے دلوں میں جذبہ جہاد کا شوق اور جذبہ پیدا کرنے کی سعی مشکور فرمائی ہے۔ اس میں سے اختصار کر کے چند احادیث کا ترجمہ شائع کر دیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ حالات حاضرہ کے لئے مفید و مناسب اور جہاد کی ترغیب کا باعث ہوگا۔

اور شرح احادیث کے ضمن میں یہ رسالہ دیگر فوائد کا بھی جامع اور حاوی ہے۔ لہٰذا زیر نظر مضمون کے شائع کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی فضائل جہاد مع دیگر فوائد کے معلوم ہو کر ناظرین کے قلوب میں مزید شوق اور رغبت جہاد کی طرف پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس ناچیز سعی کو قبول فرمائیں۔ اور اس مضمون کے ذریعے مسلمانان پاکستان کے دلوں میں جذبہ جہاد اور جوش اور ولولہ پیدا فرما کر ان کے دلوں کو جذبہ جہاد سے مست اور سرشار فرما دیں۔ آمین۔ اور ان کو اپنی نصرت غیبی اور امداد خاص سے ہر میدان میں فاتح اور مظفر و منصور فرمائیں۔ اے اللہ ان کا حامی و مددگار ہو۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین

حقیقت جہاد

ترجمہ احادیث سے پہلے جہاد کی حقیقت جان لینا ضروری ہے۔ کیوں کہ آج کل ملاحدہ اور دیگر مخالفین اسلام نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ اور وہ اسی پروپیگنڈے کے ذریعے دنیا کو سمجھا رہے ہیں کہ جہاد اسلامی کا مقصد خون ریزی اور اس کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہے۔ مگر جو لوگ اسلام کا انصاف کے ساتھ مطالعہ کر چکے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ جہاد اسلامی کا یہ مقصد ہرگز نہیں بلکہ اس کا اصلی مقصد دفع فساد ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ جہاد میں تمنا لقاء عدو (دشمن سے قتال کی تمنا) سے منع کیا گیا ہے بخاری و مسلم کی صحیح روایت میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان جہاد میں فرمایا کرتے تھے۔

یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلو اللہ العافیہ فان لقیتم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف۔

اے مسلمانو! دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ اللہ سے عافیت ہی مانگو (کہ بغیر جنگ و جدال ہی کے دشمن مغلوب ہو کر صلح پر راضی ہو جائے) پھر اگر مقابلہ (ناگزیر) ہو جائے۔ تو صبر و استقلال کے ساتھ جم کر مقابلہ کریں۔ اور موت سے نہ گھبراؤ) جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ (اگر مقابلہ میں مارے گئے تو شہید ہو گئے۔ اور شہید کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

دوسرے یہ کہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ مسلمانوں نے قتال و جنگ و جدال شروع کرنے سے پہلے ہمیشہ اپنے مقابلوں کے سامنے تین باتیں پیش کی ہیں۔ کہ یا اسلام لا کر ہمارے بہن بھائی بن جاؤ اگر یہ منظور نہیں تو جزیہ دے کر حکومت اسلام کی رعایا بن جاؤ۔ جزیہ اس لئے لیا جاتا ہے کہ کافر رعایا پر فوجی خدمت لازم نہیں۔ بلکہ مسلمانان فوج ان کی جان و مال کی حفاظت کرتی ہے اس کے لئے ان سے جزیہ لیا جاتا ہے۔ اگر کسی وقت ہماری کافر رعایا فوجی خدمت کے لئے ان کو پیش کرے۔ اور حکومت اسلام کو ان سے کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔ تو ان کو افواج میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ اور جزیہ موقوف کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کو بھی منظور نہ کریں تو پھر قتال کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان مفسدوں کا قلع قمع کر کے فساد کو رفع کیا جائے۔ اور دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

قرآن کریم میں اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے۔

فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم (سورہ ۲۶/۳) اگر تم جہاد سے کنارہ کش ہو جاؤ تو آیا تم کو یہ اندیشہ بھی ہے۔ (یعنی اندیشہ ہونا چاہئے) کہ تم دنیا میں فساد مچا دو اور آپس میں قطع قرابت کر دو گے (یعنی جہاد سے بڑا فائدہ مفسدوں کو سزا دے کر عدل و انصاف قائم کرنا ہے۔ اور اصلاح و امن کو پھیلانا ہے۔ اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اہل فساد کا غلبہ ہو جائے۔ اور کوئی انتظام باقی نہ رہے گا: جس میں تمام مصالح کی رعایت ہو۔ اور ایسا انتظام قانون اسلام ہی میں ہے۔ اور ایسا انتظام نہ ہونے پر فساد اور اضاعت حقوق لازم آتا ہے۔ پس جہاد میں دنیوی نعمت بھی پوری ہے۔ اس سے کنارہ کشی بہت عجیب ہے۔ بیان القرآن میں حکیم الامت تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس آیت نے صاف بتلا دیا ہے کہ جہاد اسلامی کا مقصد دفع فساد اور عدل و احسان کے ساتھ حقوق عامہ کی حفاظت ہے۔

اللہ کے لئے سرحد اسلام

پر رات اور پہرہ دینے کی ترغیب

۱۔ سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے کہ ایک رات سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ایک مہینہ کے (نفل) روزے رکھنے۔ اور یہ اگر سرحد اسلام کی حفاظت کی) حالت میں مر گیا۔ تو اس کے وہ اعمال جاری رہیں گے: جو وہ کیا کرتا تھا (یعنی ان اعمال کا ثواب برابر ملتا رہے گا۔ موت سے ختم نہ ہوگا۔ اور اس کے لئے (جنت سے) رزق جاری کیا جائے گا۔ اور وہ قبر کے فتنوں سے (منکر نکیر کے سوال و جواب سے) محفوظ رہے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن شہید بن کر مبعوث ہوگا۔ (ان کو شہیدوں میں شمار کیا جائے گا) مسلم وغیرہ۔

۲۔ فضالہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میت کا عمل موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ مگر جو شخص اللہ کے لئے سرحد اسلام کی حفاظت کر رہا ہو۔ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے۔ اور وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ ابوداؤد وغیرہ۔

۳۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے سرحد کی حفاظت کا ثواب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے پیچھے پہرہ دار بن کر سرحد یا مورچہ کی حفاظت کرے۔ اس کو ان سب کے اعمال کا ثواب ملے گا۔

جو اس کے پیچھے نماز روزہ میں لگے ہوئے ہیں۔ (طبرانی)

ف :۔ اسلامی ملک میں جو لوگ بے فکری اور چین کے ساتھ نماز روزہ ذکر و شغل اور تلاوت قرآن میں لگے ہوئے ہیں یہ صرف ان سپاہیوں اور فوجیوں کی بدولت ہے جو کہ سرحد اسلام کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر سرحد کی حفاظت چھوڑ دی جائے۔ تو دشمن ملک کے اندر گھس کر دنگا فساد کر دے۔ اور خلق کا امن و اطمینان تباہ ہو جائے۔ اس لئے سرحد کی حفاظت کرنے والے سپاہیوں اور افسروں اور اس کے بادشاہ اسلام کو جو حفاظت سرحد کے لئے فوج مقرر کرتا ہے۔ ان سب لوگوں کے اعمال صالحہ کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ جو ملک کے اندر ان کی حفاظت کی بدولت نیک کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ پس ان مسلمانوں کو جو اسلامی سرحد پر رہتے ہیں۔ حفاظت سرحد کا بہت اہتمام رکھنا چاہئے۔ ان لوگوں کو فرض نماز فرض روزہ و زکوٰۃ وغیرہ واجبات اسلام کے ساتھ ساتھ سارا وقت ان کاموں میں صرف رکھنا چاہئے۔ جو حفاظت سرحد میں کام آنے والے ہیں۔ مثلاً گھوڑوں کی خدمت، اسلحہ کی درستی، نشانہ بازی، حفاظت حفظان صحت کے لئے ورزش اور پہرہ وغیرہ

۴ :۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں جن کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں روئی ہو دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا ہو۔ (ترمذی)

عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راستے میں ایک رات (لشکر اسلام کا پہرہ) دینا ہزاروں راتوں سے بہتر ہے جن میں رات بھر عبادت کی گئی ہو اور دن کو روزہ رکھا گیا ہو۔ (حاکم)

مجاہدوں کیلئے سامان جہاد مہیا کرنے اور انکے پیچھے ان کے اہل وعیال کی خبرگیری کرنے کا ثواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیلئے) کچھ خرچ کیا۔ اس کے لئے سات سو گنا لکھا جائے گا۔ (یعنی اس خرچ سے سات سو گنا زیادہ ثواب لکھا جائے گا۔ (نسائی)

۲ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں کسی غازی کو سامان (جہاد) دیا۔ یا اس کے پیچھے اہل وعیال کی خبرگیری کی۔ اس کے واسطے بھی غازی کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔ غازی کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ (ابن حبان)

۲ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لئے نکلے۔ پھر (گھر پر) بیٹھنے والوں سے فرمایا تم میں جو (اس جہاد میں جانے والے) کے اہل و عیال کی کفالت کرے گا۔ خبرگیری کرے گا۔ اس کو مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔ مسلم وغیرہ۔

ف :۔ مجاہد اسی وقت جہاد کر سکتا ہے۔ جب اس کے پاس سامان جہاد ہو۔ اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے بے فکری ہو۔ اس کی بھی ایک صورت ہے کہ جو لوگ جہاد میں جائیں ان کے لئے جہاد کا سامان بھی مہیا کیا جائے۔ اور پیچھے ان کے بال بچوں کی خبرگیری بھی کی جائے۔ اور چونکہ سامان دینے والے اور اہل وعیال کی خبرگیری کرنے والوں کے ذریعہ جہاد مجاہد کر رہا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو بھی مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔

مسلمانو! یہ کتنی سستی دولت ہے۔ جو گھر بیٹھے جہاد کا ثواب ملتا ہے۔ اس میں کوتاہی نہ کرنا چاہئے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے جہاد کرنے والوں کی اعانت و امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ جنت لوٹنے کے یہ دن کبھی کبھی آتے ہیں۔

۴ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو عرش کے سایہ میں پناہ دیں گے۔ جس دن عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (احمد وغیرہ)

خدا کے راستے میں تیراندازی کرنے اور سیکھنے کی ترغیب

۱ :۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے سنا کہ آیت) واعدوا لهم ما استطعتم من قوة دشمنوں کے مقابلے کے لئے جتنا تم سے ہو سکے قوت کا سامان جمع کرو۔ اس میں قوت (سے مراد) تیراندازی ہے (مسلم)

۲ :۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے یہ فرماتے سنا حق تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو جنت میں داخل کریں گے۔ ایک تو اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں بھلائی اور ثواب کا قصد کرے۔ دوسرے اس شخص کو جو خدا کے راستے میں جہاد کے لئے بطور سامان کے تیر مہیا کر کے دوسرے کو دے۔ اور تیسرے اس کو جو خدا کے راستے میں چلا دے۔ (بیہقی)

ف :۔ احادیث سے تیراندازی کے فضائل معلوم ہوئے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا حربہ جنگ تھا۔ مگر آج کل اس کے بجائے رائفل بندوق توپ مشین گن وغیرہ اسلحہ جنگ کا چلانا سیکھنا اسی کی فضیلت رکھتا ہے۔ واعدوا لهم ما استطعتم من قوة کا عموم بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ اسلامی فوج کے ہر سپاہی اور افسر ہر مسلمان کو روزانہ صبح و شام حسب ذیل دعائیں وظائف پڑھ لینا چاہئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ حفاظت الٰہی شامل حال ہوگی۔

۱ :۔ سورہ الم تر کیف فعل ربک آخر تک ۳ بار

۲ :۔ سورۃ لایلاف قریش ۱۱ بار

۳ :۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیه توکلت وھو رب العرش العظیم ۳ بار

۴ :۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ۳ بار

۵ :۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ۳ بار

۶ :۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۳ بار

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین (بشکریہ الصدیق ملتان)

آئندہ شمارے میں
اسلام کا معاشی نظام اور اشتراکیت ایک تحقیقی مطالعہ شائع ہوگا۔
انتظار فرمائیں

آخری قسط

خطبہ شیخ الہند

حضرت مولانا محمود الحسن رح صاحب

شیخ الہند سوسائٹی شرجیل (سون)

اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیئے ان فرائض کے ادا کرنے کا کیا سبیل ہے۔

میں پہلے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ صرف ہندوستان بلکہ اقصائے عالم میں کوئی ایک مسلمان بھی ایسا نہ ہوگا جو ان فرائض کی واقعیت سے منکر ہو۔ بلکہ اس میں تردد اور شبہ رکھنے والا بھی غالباً کوئی متنفس نہ نکلے یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک تلاطم برپا ہے ہر شخص بے چین اور مضطرب ہے خلافت کیٹیوں کی کثرت اور عام قومی نظارگو اور جلسوں کی نوعیت اس کی بین دلیل ہے۔

مگر بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی خوف کی وجہ سے جو ان کے دلوں پر مسلط ہوگیا ہے اس فریضہ کے عائد ہونے میں طرح طرح کے تبہات نکالتے ہیں یا کسی دنیوی طمع اور لالچ اور اپنی سنہری و روپہلی مصلحتوں کے باعث حیلے حوالے تراشتے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ علمائے ہند کی ایک کثیر جماعت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ چونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کے پاس مدافعت اعداء کے مادی اسباب نہیں ہیں۔ توپیں ہوائی جہاز، بندوقیں ان کے ہاتھ میں نہیں اس لئے مادی جنگ نہیں کر سکتے لیکن انہیں یقین رکھنا چاہیئے کہ جب تک برطانیہ کے وزراء اسلامی مطالبات تسلیم نہ کریں اس وقت تک تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی ان کے ساتھ معاشرتی اور اخلاقی جنگ کی حالت ہے یعنی مسلمانوں پر حرام ہے کہ (۱) اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ایسے تعلقات قائم رکھیں جن سے ان کی مخالفانہ اور معاندانہ طاقت کو مدد پہنچے اور ان کے نشۂ غرور و تکبر کو تیز کرے۔ مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ وہ دشمن اسلام کو دشمن کے مرتبہ میں رکھیں اور ایسے تعلقات جو میل جول اور دوستی اور محبت پیدا کرنے والے ہیں ایک دم چھوڑ دیں اسی اخلاقی جنگ کا نام ترک موالات ہے جس کے متعلق قرآن پاک میں صریح احکام موجود ہیں حق تعالیٰ نے سورہ ممتحنہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ۔

"یعنی ایمان والو! میرے اور اپنے دشمن کو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔"

اس آیت میں حضرت حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمنان خدا اور دشمنان اہل اسلام کے ساتھ موالات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جس

> اسلام صرف عبادات کا نام نہیں بلکہ وہ تمام مذہبی، تمدنی، اخلاقی و سماجی ضرورتوں کے متعلق ایک کامل و مکمل نظام ہے

وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ فتح مکہ کا ارادہ فرمایا اور اس کا سامان ہونے لگا تو حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے مشرکین عرب کو ایک خفیہ اطلاع کا خط لکھا جس میں ان کو متنبہ کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں تم اپنا بھلا برا سوچ لو چونکہ قریش سے ساتھ ان کا کوئی نسبتی تعلق نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے چاہا کہ میں ان کے ساتھ یہ احسان کر دوں اور اس کے بدلے میں وہ میرے اہل وعیال اور جائداد وغیرہ کی جو مکہ میں ہے حفاظت کریں۔ حضور کو وحی سے اطلاع ہوگئی اور راستہ میں سے وہ خط پکڑا گیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے لائق ہیں۔

> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کی انتہائی تکلیفوں کو نہایت استقامت کے ساتھ برداشت فرماتے رہے

اول یہ کہ اس میں حضرت حق تعالیٰ نے عدوی وعدوکم فرمایا ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ دشمنان خدا اور دشمنان اہل اسلام سے ترک موالات کا حکم دینے کی علت ان کی عداوت اور دشمنی ہے تو جہاں کہیں عداوت اور دشمنی موجود ہوگی وہاں ترک موالات کا حکم اسی طرح عائد ہوگا جس طرح آیت شریفہ کے نزول کے واقعہ میں ہوا تھا

دوسرے یہ کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار مکہ کی محبت یا قلبی میلان یا ان کے کفر سے راضی ہونے کی وجہ سے یہ کام نہ کیا تھا بلکہ محض ایک دنیوی مصلحت کی وجہ سے کیا تھا اور مصلحت یہ تھی ایسی کہ ان کے اہل وعیال کی حفاظت کی اور کوئی سبیل نہ تھی کیونکہ وہ دشمنوں کے تسلط کے مقام میں تھے گویا ان کا یہ خبر دینا دشمنوں کی ایک خدمت و محافظت جائداد و اہل وعیال کا معاوضہ تھا۔ باوجود اس کے حضرت حق تعالیٰ نے اس کو موالات سے تعبیر فرمایا اور ممانعت کا حکم بھیجا۔

"تیسرے یہ کہ حاطب کا یہ فعل یعنی خبر دینا کفار مکہ کی کوئی مادی مدد کرنا نہ تھا بلکہ ان کو صرف ان کے برے انجام سے خبردار کرنا اور اپنی نجات کا طریقہ سوچ لینے کے لئے ہلاکت کا وقت سر پر آنے سے پہلے موقع بہم پہنچانا تھا مگر صرف اتنی بات کو بھی حق تعالیٰ نے موالات ممنوعہ میں داخل فرما کر موالات کی ممانعت کا حکم نازل فرما دیا حاطب کے اس خفیہ خط کے یہ الفاظ اس مضمون پر پوری طرح روشنی ڈالتے ہیں:-

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرید کم فخذوا حذرکم (خازن)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر حملہ کا ارادہ فرما رہے ہیں تو تم اپنا بچاؤ اختیار کرلو۔"

اور جب حضورؐ نے دریافت کیا کہ کیوں حاطب یہ کیا حرکت تھی تو انہوں نے جواب دیا۔

ما فعلته کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضا بالکفر بعد الاسلام

ولکن کنت امرأ ملصقا فی قریش ... اهلی وولدی بین ظهرانیهم فخشیت علی اهلی فاردت ان اتخذ لی عندهم یدا وقد علمت ان الله تعالیٰ ینزل بهم باسه وان کتابی لایغنی عنهم شیئا۔ (خازن)

کہ حضور میں نے یہ کام کفر کی وجہ سے یا اسلام سے پھر جانے کے باعث یا اسلام لانے کے بعد کفر کے ساتھ راضی ہونے کے سبب سے نہیں کیا۔ میرے اہل و عیال کفار مکہ کے نرغے میں تھے مجھے ان کی جان کا خوف تھا تو میں نے چاہا کہ ان کے ساتھ ایک احسان کر دوں اور بے شک میں جانتا تھا کہ خدا تعالیٰ ان کافروں پر اپنا عذاب نازل کرے گا اور میرے خط سے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

چوتھے یہ کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حاطب کے اس فعل کو نکث بیعت اور مظاہرت سے تعبیر فرمایا۔

لکنه قد نکث وظاهر اعداءک علیک

(ابن جریر طبری)

یا رسول اللہ اس (حاطب) نے اسلام کی بیعت توڑ دی اور آپ کے خلاف آپ کے دشمنوں کی مدد کی۔

اس کے بعد حضرت حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (ممتحنہ)

"یعنی حق تعالیٰ انہی کو ایسے لوگوں کے موالات سے منع کرتا ہے جو تم سے مذہبی لڑائی لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نکلنے اور نکالنے والوں کے مددگار رہے اور جو لوگ ان سے موالات کریں گے وہ ظالم ہیں۔"

جن کافروں میں یہ تین چیزیں پائی جاتی ہیں اور ان کی موالات کو یہ آیت حرام قرار دیتی ہے۔

اول مسلمانوں سے دینی لڑائی لڑنا۔

دوم مسلمانوں کو گھروں سے نکالنا اور خانہ ویران کرنا۔

سوم نکالنے والوں کی مدد کرنا۔

پہلی بات کہ برطانیہ کی مسلمانوں سے مذہبی لڑائی تھی کہ نہیں۔ برطانیہ کے وزیر اعظم کے ان الفاظ سے جو جنرل ایلنبائی کو فتح بیت المقدس کی مبارک باد دینے کے وقت کہے گئے تھے اور اس فتح کو شاندار صلیبی فتح قرار دیا گیا تھا۔ صاف ظاہر ہے اور ترکی کے ساتھ التوائے جنگ اور صلح کے شرائط پر نظر ڈالنے سے موٹی نظر والے کو بھی حقیقت حال نظر آ جاتی ہے۔ تھریس پر یونانیوں کو قبضہ دلانا۔ قسطنطنیہ پر قبضہ کر لینا اپنے صریح اور صاف وعدوں کی خلاف ورزی کرنا۔ سمرنا میں یونانیوں کے مظالم کو نہ روکنا یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے بعد کسی کو اس بات میں شبہ باقی نہیں رہ سکتا کہ ترکوں کے ساتھ صرف ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ تمام ناانصافیاں روا رکھی گئی ہیں۔

دوسری بات مسلمانوں کو گھروں سے نکالنا قسطنطنیہ اور اس کے اطراف سے ہزاروں مہاجر وطن نکل جانے خود ولی عہد سلطنت نے اسلامی حمیت کی وجہ سے کئی مرتبہ

جو لوگ اس وقت موجود ہیں کہ ... [illegible]
لیے ... [illegible]
جو ... سے کو اسلامی فرائض [illegible]
کی ادائیگی کے لئے کوئی ... [illegible] ... اسلام
کے ... [illegible] ... ہیں۔

نکلنے کا ارادہ کیا مگر ان کو سخت حراست میں کر دیا گیا یونانیوں کے مظالم سے ہزاروں مسلمان سمرنا سے گھر بار چھوڑ کے بھاگے قسطنطنیہ سے بہت سے معززین اور مقتدر افراد کو جلا وطن کر کے مالٹا وغیرہ میں بھیج دیا۔ یہ تمام واقعات ہیں جن سے اخراج من الدیار اور مظاہرت علی الاخراج میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ مالٹا میں ترکی کے بہت سے مقتدر افراد میری موجودگی کے زمانہ میں نظر بند تھے۔

پس جبکہ یہ تینوں باتیں سلطنت برطانیہ کے ذمہ دار وزراء کی طرف سے واقع ہو گئیں تو اب بھی کسی مسلمان کو برطانیہ کے ساتھ موالات کے حرام ہونے میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے رہا یہ شبہ کہ موالات اور معاملات میں مفہوم کے لحاظ سے فرق ضرور ہے لیکن موالات کے مفہوم میں قربت اور نزدیکی پیدا کرنے والے تعلقات اور باہمی نصرت و معاونت کے تمام ارتباطات لغوی معنے کے لحاظ سے داخل ہیں پس تمام ایسے معاملے جن کی وجہ سے دشمن کے ساتھ میل جول ربط و اتحاد بڑھے ایسے معاملات جو ان کی معاندانہ طاقت بڑھائیں ایسے تعلقات فوجی ملازمت وغیرہ، جو مسلمانوں کی ہلاکت اور شوکت اسلامیہ کے مٹانے میں داخل رکھتے ہوں ایسے روابط جن کی وجہ سے انہیں موقع ملے کہ مسلمانوں کی رضامندی پر رات دلال کر سکیں۔ ایسے مراسم جن سے ان کے ساتھ محبت و الفت کا اظہار ہوتا ہو۔ بلا واسطہ یا بالواسطہ موالات ممنوعہ محرمہ میں داخل ہیں۔

حاطب بن ابی بلتعہؓ کے واقعہ کو بغور دیکھا جائے۔ اور فاروق اعظمؓ کی ایمانی عینک سے مشاہدہ کیا جائے تو پھر کوئی شبہ واقع نہیں ہو سکتا۔

اس کی تفصیل کا یہ وقت نہیں ہے اس لئے صرف اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ دوسرا شبہ یہ کیا جاتا ہے کہ مسلمان ترک موالات سے تکلیف اور نقصان اٹھائیں گے اس کے جواب میں بھی مختصراً یہ واقعہ ذکر کرنا کافی بہتر سمجھتا ہوں۔

کہ جس وقت یہود بنو قینقاع سے مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تو عبادہ بن الصامت انصاریؓ نے عرض کیا۔

قال عبادة ان لی اولیاء من الیهود کثیر عددهم شدیدة شوکتهم وانی ابرأ الی الله والی رسوله من ولایتهم وحلفهم ولا مولی لی الا الله ورسوله وقال عبدالله ابن ابی لکنی لا ابرأ من ولاء یهود انا رجل لابدلی منهم

(ابن جریر و خازن)

کہ حضور میرے یہود سے ایسی جماعت سے موالات تھی جن کی تعداد بہت ہے اور طاقت زبردست ہے آج میں ان کی موالات سے دست برداری کرتا ہوں اور اب خدا اور رسولؐ کے سوا میرا کوئی معبود نہیں اس پر عبداللہ بن ابی منافق بولا میں تو یہود کی موالات سے دست برداری نہیں کر سکتا کیونکہ میری بغیر ان کے گذر مشکل ہے۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی:-

"ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ اور ان

سے موالات نہ رکھو۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ آخر

اور منافقین کا یہ قول کہ ہمیں تکالیف اور مصیبتیں پہونچنے کا خوف ہے جواز موالات کے لئے کافی نہ ہوا۔ اور ان کو موالات کی اجازت نہ دی گئی۔

بلکہ ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت حق تعالیٰ نے۔ فی قلوبہم مرض فرمایا ہے اور ان کے اس قول کا ہمیں تکلیفیں اور مصیبت پہنچنے کا خوف ہے یہ جواب دیا کہ عنقریب حق تعالیٰ اپنی طرف سے مسلمانوں کی فتح یا امر کوئی مہتم بالشان امر ظاہر کرے گا۔ جس سے یہ تمام ڈرنے والے اپنے نفسانی منصوبے پر نادم ہو جائیں۔

آج بھی ایک میدان عمل تمہارے سامنے ہے ابتلائے وامتحان کی کڑی منزل درپیش ہے مگر آپ دور نہ جائیں صرف اپنے آقائے نامدار خاتم النبیینؐ کے حالات پر غور کریں۔ آپ کو مشرکین نے کس قدر سخت تکلیفیں پہنچائی ہیں کہ الامان والحفیظ۔ مگر آپ ان تمام جانگداز تکلیفوں کو نہایت استقامت کے ساتھ برداشت فرماتے رہے اور اپنے فرض تبلیغ کو جاری رکھا یہاں تک کہ کفار مکہ نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ باندھ کر آپؐ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مکان چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ اور تین دن غار ثور رہنے کے بعد مدینہ منورہ چلے گئے۔ وہ زمانہ مسلمانوں کے لئے سخت ابتلاء وآزمائش کا زمانہ تھا۔ مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل اور مالی حالت نہایت تنگی کی تھی مگر ان کے ایمان پختہ اور قلب مطمئن تھے۔ ان کی صداقت اور استقامت کی برکت تھی کہ کفار کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے۔ اور خوار و ذلیل ہو کر مغلوب ہوئے اور خدا کا نور تمام دنیا میں پھیل گیا۔

میری غرض اس بیان سے صرف یہ ہے کہ آج اگر مسلمانوں کے ایمان پختہ ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے وعدہ عظمت اور کان حقا علینا نصر المومنین پر ان کو پورا بھروسہ ہو جائے اور تکالیف کی برداشت میں ذرا صبر و استقامت سے کام لیں تو ان کی کامیابی یقینی ہو

تحریف کا نام نہاد اسلامی اقتدار اسلام نہیں کہلا سکتا۔

کیونکہ آج دنیا کے مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ ہے جس میں سے صرف ہندوستان میں ساڑھے سات کروڑ آباد ہیں۔ اگر یہ سب متفقہ طور پر اسلامی خدمت کے لئے صبر و استقامت کی ڈھال لے کر کھڑے ہو جائیں تو کیا کوئی طاقت ہے جو توحید کی عمل پر غالب آ جائے۔

دشمنان خدا ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ کون اس کے جلال و جبروت کے سامنے سر جھکاتا ہے اور کون ہے جو دنیا کی ناپائدار ہستیوں کے خوف سے خدا کی امانت میں خیانت کرتا ہے۔

اگر تم کو میدان حشر میں خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اگر تم کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی آرزو ہے تو اس کے پاک دین کی حفاظت کرو اس کے مقدس احکامات کی اطاعت کرو۔ اس کی امانت کو تباہ و

دونوں قومیں مل کر ایک ایسے دشمن کے مقابلہ کیلئے کھڑے ہو جاؤ جو تمہارے مذہب تمہاری آزادی کو پامال کر رہا ہے

برباد نہ ہونے دو اور اس کی دینی و دنیوی عزت کو ٹھیس نہ لگنے دو۔

اسلام صرف عبادات کا نام نہیں ہے بلکہ وہ تمام تر تمدنی، اخلاقی، سیاسی ضرورتوں کے مطابق ایک کامل و مکمل نظام رکھتا ہے جو لوگ کہ زمانہ موجودہ کی کشمکش میں حصہ لینے سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور صرف گھروں میں بیٹھ رہنے کو اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لئے کافی سمجھتے ہیں وہ اسلام کے پاک و صاف دامن پر بدنما دھبہ لگاتے ہیں ان کے فرائض صرف نماز روزہ میں منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی اسلام کی عزت برقرار رکھنے اور اسلامی شوکت کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری بھی ان پر عائد ہوتی ہے۔ وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضٰی۔

برادران وطن نے تمہاری اس مصیبت میں جس قدر تمہارے ساتھ ہمدردی کی ہے اور کر رہے ہیں۔ وہ ان

کی اخلاقی مروت اور انسانی شرافت کی دلیل ہے اسلام نے احسان کا بدلہ احسان قرار دیا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اسلام اس کا نام ہے کہ آپ اپنی چیز کسی کو دیدیں کسی دوسرے کی چیز کو اٹھا کر دینے کو احسان نہیں کہتے۔ اس لئے آپ برادران وطن کے احسان کے بدلے میں وہی کام کر سکتے ہیں جو اخلاقی اور شریفانہ طور پر اپنے اختیارات سے کر سکتے ہوں۔ مذہبی احکام خدا کی امانت ہیں ان پر تمہارا اختیار نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ حدود مذہب کے اندر رہ کر تم احسان کے بدلہ میں احسان کرو اور دونوں قومیں مل کر ایک ایسے زبردست دشمن کے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ جو تمہارے مذہب تمہاری آزادی کو پامال کر رہا ہے۔

جماعت علماء جو حقیقتہ مسلمانوں کے مذہبی راہنما ہیں ان کا فرض ہے کہ اس وقت موقع کی نزاکت اور اہمیت کو نظر انداز نہ کریں۔ آپس کے نزاع اور اختلاف میں پڑ کر اصل مقصود کو خراب نہ کریں۔ ورنہ مسلمانوں کی خرابی اور بربادی کی تمام تر ذمہ داری انہی پر عائد ہوگی۔ علمی تدقیقات کے لئے آپ کے واسطے بہت سے میدان کھلے ہوئے ہیں۔ عبادت و ریاضت کے لئے بہت سی راتیں آپ کو بلا شرکت غیرے حاصل ہیں مگر جو کام کہ جبل احد اور میدان بدر میں ہوا وہ مسجد نبوی جیسی مقدس جگہ کے مناسب نہ تھا۔ اس کی تلوار اس وقت بھی بے دریغ چل رہی ہے اس وقت تک اس سے مسلمان ذرا نے قواعد اسلام کے موافق کوئی جائز صلح نہیں کی۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کی موافقت اس سے کس طرح ممکن ہے

مسلمان بے شک اس سے مصالحت اور رواداری کا برتاؤ کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنے حتمی عہد کے موافق حالات اسلامیہ اور ان مقامات مقدسہ سے ہاتھ اٹھا لے جن کے زوال کی حسرتناک داستان آج مسلمانوں کو خون کے آنسو رلا رہی ہے

میں امید کرتا ہوں کہ میری اس تقریر سے آپ اس فرق پر متنبہ ہو جائیں گے جو قرآن و سنت اور فقہائے کرام نے ایک کافر محارب اور کافر مسالم کی حیثیت میں ملحوظ رکھا ہے۔ اور بعض مفسرین سلف کے اس قول کی طرف بھی توجہ کریں گے جس میں انہوں نے لا ینھٰکم اللہ و

دین اسلام نے انسانیت کو کیا دیا

مولانا ابوالحسن علی ندوی

بیت المقدس یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا، یہ سب عصبیتِ جاہلیہ کا کرشمہ ہے

انسان تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بیش بہا نعمتیں دی ہیں، ان میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ وہ اپنے تجربوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر اس کو راستہ چلتے ٹھوکر لگ جاتی ہے تو وہ جھک کر دیکھنے لگتا ہے، کہ اس کو کس چیز سے ٹھوکر لگی، وہ راستہ سے اس پتھر کو ہٹا دیتا ہے یا اس سے بچ کر چلتا ہے، اور اگر کسی راستہ میں ایسے ہی پتھر پڑے ہوئے ہیں یا پیچ و خم ہیں تو وہ دوسرا صاف، سیدھا اور ہموار راستہ اختیار کرتا ہے۔ اس سے جب کوئی شدید غلطی ہوتی ہے یا کسی معاملہ میں اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے تو وہ اس کے اسباب و علل پر غور کرتا ہے۔ اس ناکامی کا راز معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور آئندہ ایسی غلطیوں سے بچنے کی جدوجہد کرتا ہے، جن کی وجہ سے اس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، اسباب و نتائج کا یہ تجزیہ (ANALYSIS) انسان کی وہ فطری صلاحیت اور خدا داد عطیہ ہے جس سے جانور عام طور پر محروم ہیں، اور جس کی وجہ سے انسان اعلیٰ مراتب کمال تک پہونچا، اور انسانی تہذیب و تمدن، اور علوم و فنون نے اتنی ترقی کی۔

انسان کی تعریف یہ نہیں کہ وہ غلطی نہیں کرتا، غلطی کرنا تو اس کی سرشت اور خمیر میں داخل ہے، اور آدم کی میراث ہے، تعریف یہ ہے کہ وہ غلطی کا اعتراف کرتا ہے، اس پر نادم ہوتا ہے۔ اس کی تلافی کرتا ہے، اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے، اور بعض اوقات اپنی ایک لغزش اور غلطی پر اس کو ایسی ندامت ہوتی ہے، کہ اس سے وہ میدان ترقی میں ہزاروں لاکھوں میل کی مسافت آن کی آن میں طے کر لیتا ہے، اور اس مقام تک پہونچ جاتا ہے جہاں غلطی اور توبہ کے بغیر وہ برسوں میں بھی نہیں پہونچ سکتا تھا، اور اس کی اس ترقی اور پرواز پر معصوم فطرت فرشتوں کو بھی رشک آنے لگتا ہے، نسل انسانی کے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے بھی غلطی ہوئی تھی، لیکن انہوں نے اس غلطی پر اصرار نہیں کیا، بلکہ ان لفظوں میں اس کا اعتراف، اور اس پر ندامت کا اظہار کیا کہ رحمت الٰہی کے دریا میں ایک تلاطم برپا ہو گیا، اور ان کو محبوبیت کا وہ مقام حاصل ہو گیا، جو شاید اس لغزش سے پہلے حاصل نہ تھا۔ انہوں نے کہا۔

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا
اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا، اور ہم پر رحم نہیں
کرے گا، تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ (سورۃ الاعراف ۲۳)

ان کو اس توبہ اور ندامت سے جو ترقی حاصل ہوئی اس کا قرآن مجید نے خود اعلان فرمایا ہے۔

اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف
کیا، تو وہ بے راہ ہو گئے، پھر ان کے پروردگار
نے ان کو نوازا اور ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی
اور سیدھی راہ بتائی۔ (سورہ طٰہٰ ۱۲۱، ۱۲۲)

لیکن شیطان کا معاملہ اس کے برعکس تھا۔ اس نے اپنی غلطی اور نافرمانی پر اصرار کیا، اور اپنے عمل کی صحت اور جواز کے لئے دلائل دیئے۔

اس نے کہا میں اس سے افضل ہوں، مجھے
تو نے آگ سے پیدا کیا ہے، اور اسے مٹی
سے بنایا ہے۔ (سورۃ الاعراف ۱۲)

بہت سی انسانی کامیابیوں کا سہرا غلطیوں کے سر ہے۔

انسانی ترقیات اور تہذیب و تمدن کی وسعت اور ارتقاء میں غلطیوں کا حصہ، صحیح اقدامات، اور راست روی سے شاید کم نہیں، بلکہ بعض انسانی فتوحات اور کامیابیوں کا سہرا انہیں غلطیوں کے سر ہے، اس طرح انسانی تاریخ جس طرح انسانوں کے صحیح فیصلوں، اور صحیح عمل کی مرہون منت ہے، اسی طرح غلطیوں، لغزشوں اور نادانیوں کی بھی، اور اس دعوی کے ثبوت کے لئے آپ کو تاریخ میں بہت سی مثالیں ملیں گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جزیرہ نمائے سینا میں صحیح سلامت پہونچنا، اور فرعون کے لشکر کا بحر احمر غرق ہونا، حضرت موسیٰ کے رات کے اندھیرے میں راستہ بھول جانے کا نتیجہ تھا، نئی دنیا (امریکہ) کی دریافت کولمبس کی غلطی، اور غلط فہمی کا نتیجہ تھا، جو ہندوستان کی تلاش میں نکلا تھا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔

غلطیوں کا احساس نہ کرنا صحیح الفطرت انسان کا شیوہ نہیں

اپنی غلطیوں کا احساس نہ کرنا، اور اپنے تجربوں اور ناکامیوں سے فائدہ نہ اٹھانا، غلطیوں اور ناکامیوں کے اسباب و علل کو تلاش نہ کرنا، ایک ہی غلطی بار بار کرنا، اور ایک ہی سوراخ سے بار بار ڈسا جانا ایک صحیح الفطرت اور صحیح الحواس انسان کا شیوہ نہیں ہے۔ اور مومن کو تو یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا، جس کو اللہ تعالیٰ نے فراست ایمانی عطا فرمائی ہے، اور عقل و تجربے سے فائدہ اٹھانے کی سب سے زیادہ دعوت دی ہے قرآن کریم نے گروہ منافقین کی یہ کمزوری اور عیب بیان کیا ہے، کہ وہ واقعات اور تجربات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھاتے، اور سال میں کئی کئی بار آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں۔

"کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو مرتبہ
آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں، مگر اس پر بھی
نہ توبہ کرتے ہیں، نہ کوئی سبق لیتے ہیں۔" (سورۃ التوبہ ۱۲۶)

مومن کی اسی صلاحیت پر اعتماد کرتے ہوئے ایک صحیح حدیث میں یہ مضمون آیا ہے۔

"مومن ایک ہی سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا"

لسانی و تہذیبی جاہلیت

ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ ایک قدیم اسلامی ملک اور مسلمانوں کی خالص اکثریت والے علاقے میں جو علماء اور مشائخ، اور مدارس و خانقاہوں کی سرزمین تھی، جس کے چپہ چپہ پر مسجدیں اور خانۂ خدا تھے، جس کے لئے صدیوں اولیاء کرام نے آب دیدہ اور خون جگر بہایا، اور جس کی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

زمین ان کے آنسوؤں سے نم اور جس کی فضا ان کے نالہ ہائے نیم شبی سے گرم تھی، زبان و تہذیب کے جنون کی ایک تیز و تند لہر اٹھی اور دیکھتے دیکھتے صدیوں کی محنتوں پر پانی پھر گیا، مسلمانوں نے بے تکلف مسلمانوں کا گلا کاٹا، بے گناہ انسان اس طرح مارے گئے جیسے سانپ اور بچھو مارے جاتے ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کھایا جاتا، جن لوگوں نے اس ملک میں پناہ لی تھی، ان کے لئے اب اس ملک میں کہیں پناہ نہ تھی، نہ کسی دل میں ان کے لئے رحم کا جذبہ تھا، نہ کسی آنکھ میں ان کے لئے کوئی آنسو، انسانوں کا شکار اس طرح کھیلا جا رہا تھا، جیسے کسی جنگل میں درندوں، پرندوں کا، اور کسی تالاب و دریا میں مچھلیوں کا کھیلا جاتا ہے، نہ شریف عورتوں کی عصمت محفوظ رہی، نہ بوڑھوں کے بڑھاپے پر ترس کھایا گیا، نہ معصوم بچوں کی چیخ و پکار پر کان دھرے گئے بھوک پیاس کا عذاب، سنگ دلی اور شقاوت کی کوئی قسم ایسی نہ تھی، جو اپنے بھائیوں کے لئے روا نہ رکھی گئی ہو، زبان کی "وثنیت" (بت پرستی) عقیدۂ توحید پر، قوم پرستی اور نسل پرستی اسلامی وحدت پر، اور حمیت جاہلیت اور عصبیت اخوتِ اسلامی پر، اس طرح غالب آگئی کہ ابتدائے اسلام سے آج تک کسی خطۂ زمین پر ابھی تک اس طرح غالب نہیں آئی تھی اور اسلام اور مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں کبھی اس طرح ذلیل نہیں ہوئے، جس طرح اس زمانے میں۔

تہذیب کے آذر نے ترشوائے صنم اور

مختلف زبانیں، تہذیبیں، تمدن اور طرزِ معیشت دنیا میں اس وقت سے ہیں، جب سے انسان ہے، انسانیت نے ہمیشہ ان کے سایہ میں آرام اٹھایا، ان کی وجہ سے زندگی کا لطف بڑھا، اور اس کے اندوختہ اور سرمایہ میں اضافہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اپنا یہ احسان یاد دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہاری قوم اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو، اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے، جو زیادہ پرہیزگار ہے، بے شک خدا سب کچھ جاننے والا ہے، اور سب سے خبردار ہے۔" (سورہ حجرات)

دوسری جگہ ہے۔

"اور اسی کے نشانات میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا، اور تمہاری زبانوں، اور رنگوں کا جدا جدا ہونا، اہل دانش کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔" (سورہ روم ۲۲)

لیکن بنی نوع انسان کی طویل تاریخ میں جو اس قسم کے سنگین واقعات، المیوں اور مضحکہ خیز ڈراموں سے بھری ہوئی ہے، ہم کسی ایسی جنگ سے واقف نہیں، جو صرف زبان اور کلچر کے لئے لڑی گئی ہو، عرب اپنے قوت بیان، اور لسانی تعصب میں مشہور تھے، یہاں تک کہ وہ اپنے سوا تمام لوگوں کو "عجمی" (گونگا) کہتے تھے، لیکن تاریخ نے کوئی ایسا واقع ریکارڈ نہیں کیا، جس میں عرب عجم سے کبھی اپنی زبان کی بنیاد پر لڑے ہوں، اسلام نے تو اس تعصب کو حرام و ناجائز کہا تھا، اس کا نام "حمية جاهلية" رکھا تھا، اور اس پر سخت نفریں کی تھی، اس کو جاہلیت کی قابل نفرت یادگار، کفر و بت پرستی... کا رمز، اور اللہ و رسول کے خلاف جنگ کے مترادف، اور اس کے جھنڈے کے نیچے مرنے کو حرام موت، یا جاہلی اور غیر اسلامی موت قرار دیا تھا، لیکن جاہلیت کی تاریخ میں بھی زبان کے مسئلہ میں ہمیں کسی ایسے معرکہ کا ذکر نہیں ملتا۔

یہ درحقیقت یورپ، اور اس کی انتہا پسندانہ قوم پرستی کا فیض ہے، جس نے زبان اور کلچر کو "مقدس" لباس عطا کیا ہے، اور اس کو ایک ایسا بت بنا دیا ہے، جس کے لئے انسانوں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے، اور خون بہایا جاتا ہے، اس کے نتیجہ میں اکثر ملکوں میں پرانی تہذیب کے احیاء کا شوق، زبان کا تعصب، اور اس کے لئے مر مٹنے کا جذبہ پیدا ہوا، اور لوگوں کو زبان کی ایک نئی صلیبی جنگ (CRUSADES) یا "جاہلیت" (PAGANISM) کا سامنا کرنا پڑا، جس کا تجربہ اب تک نہ ہوا تھا، یورپ کا یہ پروپیگنڈہ بڑی گہرائی، اور دور بینی کے ساتھ تیار کیا گیا تھا، ان مسلم اقوام میں بھی پوری طرح پھیل گیا، جو بہت صحیح العقیدہ سلیم الفطرت اور دینی و ایمانی جذبات کی حامل تھیں اور جن سے بجا طور پر یہ توقع تھی، بلکہ یقین تھا کہ وہ اپنے دین اسلام اور سلامتِ فطرت کی وجہ سے کم از کم دنیا کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں اس لسانی وثنیت سے بہت دور رہیں گی، جس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سند اور دلیل نہیں اور جس کی خدائی میزان میں رائی کے دانہ کے برابر بھی قیمت نہیں۔

لیکن اچانک عالم اسلام اور اسلام و وحدت اسلامی پر عقیدہ رکھنے والوں کے سامنے ایک نئی صورت حال آئی، اور زبان کا یہ فتنہ ایک آتش فشاں کی طرح ایک اسلامی ملک کے قلب و جگر میں پھوٹ پڑا، یہ آفت یا قیامت جو سامنے آئی، وہ کچھ رضائے الٰہی کے لئے یا شیطان کی سرکوبی و تذلیل کے جذبہ سے نہیں تھی، اس کا مقصد یہ نہ تھا کہ اخوت اور امن و اطمینان کا دور دورہ ہو، نیکیاں فروغ پائیں اور برائیاں ختم ہوں، یہ سب اس لئے ہوا کہ اس قوم کی بڑی جمعیت زنگی شیشہ گروں اور قومیت کے انتہا پسند پرستاروں کے ہاتھ میں کھیلنے لگی اور وہ ایک خطرناک سازش کا شکار ہوگئی۔

اسلام کی ساکھ کو زبردست نقصان

اس انسانی قتل عام، خون مسلم کی ارزانی اور جانی و مالی نقصان پر بھی جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہیں، لیکن ان واقعات کا سب سے زیادہ خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس سے مخالفین کو اسلام کی ناکامی کے ثبوت کے لئے ایک دلیل ہاتھ آئی، اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسلام میں رابطہ بننے، اور مختلف قوموں، اور نسلوں کو (جن کی زبانیں اور رنگ و نسل مختلف ہیں) متحد کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، نیز یہ کہ اسلامی عقیدہ پر کسی معاشرے اور کسی ریاست (STATE) کے قائم ہونے، اور اگر قائم ہو جائے تو باقی رہنے کا امکان نہیں، یہ وہ معنوی خسارہ ہے جس کا کوئی خسارہ مقابلہ نہیں کر سکتا، آپ ہندوستان کے عظیم ترین تجارتی مرکز میں رہتے ہیں، جانتے ہیں کہ ایک تاجر کے یہاں نفع نقصان، بازار کے اُتار چڑھاؤ، اور تجارتی مد و جزر کی کوئی اہمیت نہیں، اس کا اصل سرمایہ اس کی ساکھ اور اس کا اعتبار ہے، اسی وجہ سے کسی فرم کا ٹریڈ مارک بڑی اہمیت رکھتا ہے اور وہ ہزاروں، لاکھوں روپوں میں خریدا جاتا ہے۔ حالیہ واقعات نے اسلام کی ساکھ کو بڑا

باقی صفحہ ۲۵ پر

آخری قسط

خطبۂ جمعہ

عصمتِ انبیاء علیہم السلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اس عصمت کی بدولت ممکن نہیں کہ ان کی آنکھ بہک جائے ممکن نہیں کہ ان کی زبان بہک جائے، ممکن نہیں کہ ان کے کان بہک جائیں، ممکن نہیں کہ ان کے ہاتھ پاؤں بہک جائیں، ان کے وجود کے کسی حصے سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا، یہ عصمت ہے، جو حضرات انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی معصوم نہیں، یہ جو شیعہ لوگ ۱۲ معصوم نکالتے ہیں محض غلط ہے، عصمت صرف انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے کسی کو معصوم سمجھنا گویا اس کو نبی سمجھنا ہے، ہاں اولیاء اللہ محفوظ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بھی گناہوں سے حفاظت کرتے ہیں تو اسی حفاظت کو طلب کرنے کے لئے حضرت شیخؒ دعا کر رہے ہیں:

"یا اللہ! ہمیں ایسی حفاظت نصیب فرما جس کے ذریعہ آپ ہمیں گناہوں کی دلدل سے نکال دیں۔"

مطلب یہ کہ ہم گناہوں کی دلدل میں مبتلا نہ ہوں، کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے والا ولی اللہ نہیں ہوسکتا، اور کبھی غلبۂ بشریت کی وجہ سے کبیرہ گناہ سرزد ہوجائے تو وہ بغیر توبہ کے نہیں رہ سکتا جس شخص سے تعلق ہو حق تعالیٰ شانہ کے ساتھ لگا ہو وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے، اور کبیرہ گناہوں سے بچنے کے لئے صغیرہ گناہوں سے بھی بچتا ہے کیونکہ صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے ایک حدیث شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ مومن سے جب گناہ سرزد ہوتا ہے تو اسے ایسا لگتا ہے جیسے پہاڑ کے نیچے آگیا ہو، جو شخص پہاڑ کے نیچے دب جائے اس پر کتنا بوجھ ہوگا اور وہ اس سے نکلنے کی کتنی کوشش کرے گا، بخلاف منافق کے، منافق کو ایسا لگتا ہے کہ مکھی ناک پر بیٹھی تھی اڑا دی، وہ التفات بھی نہیں کرتا کہ مجھ سے کوئی گناہ ہوا ہے، اور مجھے توبہ کی ضرورت ہے ہمارے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے درمیان یہی فرق ہے، ہم اپنی زندگی گذارتے ہوئے پرواہ نہیں کرتے کہ ہم سے کوئی گناہ تو سرزد نہیں ہورہا صغیرہ یا کبیرہ۔

اول تو ہمیں توجہ نہیں ہوتی اس لئے کہ ہمیں پرواہ نہیں، فکر نہیں کہ ہم سے کوئی نافرمانی سرزد نہ ہو، اور اگر کبھی توجہ ہو بھی جائے تو کہتے ہیں کہ چلو جی اللہ معاف کرے گا، یعنی ہمیں بچنے کی ضرورت نہیں ہے، بس یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ خود ہمیں معاف کردیا کرے۔ ہمیں یہ کہنے کی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ یا اللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی۔ اپنی رحمت سے مجھے معاف کر دیجئے، بس یہ کہہ دیتے ہیں کوئی بات نہیں اللہ معاف کرے گا، یہ بے پروائی ہے، اور جو شخص اپنے دین کے بارے میں بے پرواہ ہوجاتا ہے وہ دین کو غارت کر ڈالتا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی بہت بڑے خزانے پر کسی شخص کو پہرے دار مقرر کیا گیا ہو، وہ آرام سے سوجائے یا کسی بے پروائی سے

> **شیطان ہمارے تعاقب میں ہے جیسے بلی گھات لگا کر بیٹھتی ہے۔**

چلا جائے، اور چور ڈاکو اس کا خزانہ لوٹ کر لے جائیں، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ پر پہرے دار مقرر فرمایا کہ اعمال صالحہ کرو اور ان کا پہرہ بھی دو کہ وہ ضائع نہ ہوجائیں اور یہ اعمال صالحہ بہت بڑی دولتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں، یہ جو ہمارے اعضا ہیں، ہاتھ پاؤں ہیں، یہ بہت بڑی دولتیں ہیں، اور یہ اعمال صالحہ کے خزانے ہیں، لیکن ہمیں نہ تو یہ احساس ہے کہ ہمارے پاس کتنا خزانہ ہے، اور نہ اس کا احساس ہے کہ اس خزانے کو لوٹ بھی لیا جاتا ہے، شیطان ہمارے تعاقب میں ہے، ہر دم چوکس بیٹھا ہے، جیسے بلی گھات لگا کر بیٹھتی ہے، اسی طرح ہمارے اعمال صالحہ کو اچکنے کے لئے شیطان گھات لگا کر بیٹھا ہے، اس کی صرف ایک مثال دے دیتا ہوں، رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان آدمی کے دل پر جم کر بیٹھا رہتا ہے، اگر بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جوں ہی بندہ ذکر الٰہی سے غافل ہو جائے شیطان وسوسے ڈالنا شروع کردیتا ہے (مشکوٰۃ ص۱۹۹)

ادھر یہ غافل ہوا نہیں ادھر شیطان نے اپنا کام کیا نہیں، تو معلوم ہوا کہ شیطان تو ہر دم تاک میں رہتا ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے قسم کھائی تھی:

فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔

"تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو گمراہ کروں گا، ہاں تیرے مخلص بندے بچ جائیں تو دوسری بات ہے۔"

تو ہم لوگ اول تو بے پرواہ ہیں گناہ ہوتے ہیں تو کوئی پرواہ نہیں، نہیں ہوتے تب بھی ٹھیک ہے، یعنی گناہوں سے بچنے کا اہتمام نہیں ہے، اپنے دامن کو گناہوں سے بچانے کا اہتمام نہیں ہے، اور جب گناہ ہوجاتا ہے اور ہمیں اس کا احساس بھی ہوجاتا ہے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تو اب رجوع الی اللہ کا اور حق تعالیٰ شانہ کی طرف توبہ کرنے کا اہتمام نہیں ہے، یہ فکر نہیں کہ گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اس گناہ کی نجاست سے اپنے دامن کو توبہ کے پانی سے دھو ڈالیں بس یوں کہہ لیتے ہیں کہ چلو جی! کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات تو بڑی کریم ہے، نہ معلوم کس کس کو کس کس بات پر بخش دیں گے، ان کی بخشش میں تو کوئی شبہ نہیں، کوئی کلام نہیں، گفتگو تو اس میں ہے کہ اگر ہم سے گناہ ہوجائے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے کیا ہمیں اس پر بے چینی نہیں ہونا چاہئے تھا کیا ہمارا صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی بخش دیں گے، تو [illegible] نے کہ اللہ کے بندوں کے درمیان اور ہمارے درمیان یہ فرق ہے کہ وہ لوگ تو اہتمام کرتے ہیں گناہوں سے بچنے کا، مولانا رومی فرماتے ہیں۔

بردل سالک ہزاران غم بود
گر ز باغِ دل خلالے کم شود

سالک کے دل پر ہزاروں غم ٹوٹ پڑتے ہیں اگر اس کے باغ میں سے ایک تنکا بھی کم ہوجاتا ہے، یہ جو باغ اس نے لگا رکھا ہے دل میں اگر اس میں ایک تنکے کی بھی کمی آجاتی ہے تو اس پر ہزاروں غم ٹوٹ پڑتے ہیں تو وہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کبھی سہو کی بنا پر بشریت کی بنا

پر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرتے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں دعاء کا مضمون آتا ہے۔

ولک العتبیٰ حتیٰ ترضیٰ [illegible] یا اهل التقویٰ واهل المغفرۃ۔

اور تجھ کو منانا ہے جب تک تو راضی نہ ہو جائے اور تیرے ملنے منصب ہے جب تو راضی ہو جائے۔

عجیب الفاظ ہیں، اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں کہ یا اللہ اگر آپ ہماری کسی غلطی کی وجہ سے ناراض ہو جائیں تو چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ بلکہ آپ کو بہرصورت منانا ہے۔ اور جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں ہم بدستور آپ کو مناتے رہیں گے۔ پس اگر کہیں غلطی ہو جائے تو جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو جائیں، اور اس بات کا اطمینان نہ ہو جائے کہ ہاں توبہ قبول ہو گئی ہو گی اس وقت تک وہ چوکھٹ کو نہیں چھوڑتے۔ اور جب آپ راضی ہو جائیں تو آپ کا شکر ادا کرنا ہے۔

تو شیخؒ اپنی دعا میں فرماتے ہیں کہ یا اللہ ہمیں ایسی نعمت عطا فرما کہ آپ ہمیں گناہوں کی دلدل سے بچا لیں، اس دلدل میں مبتلا نہ ہونے دیں، اس کو دلدل اس لئے کہا کہ جیسے دریا میں بھنور ہوتا ہے، اس میں اگر کوئی شخص پھنس جائے تو پھر اس کا نکلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہاں کوئی اس کا ہاتھ پکڑ لے تو پھر دوسری بات ہے، کوئی دوسرا ہاتھ پکڑ کر نکال لے تو نکال لے۔ ورنہ بھنور اسے نیچے لے جاتا ہے، اور غرق کر کے چھوڑتا ہے، اسی طرح گناہوں کے گرداب میں جو شخص جا پھنستا ہے پھر اس کے لئے نکلنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جب تک کہ کوئی دستگیری کرنے والا نہ ہو، ہاتھ پکڑنے والا نہ ہو، تو اللہ ہی بچائیں، یا اللہ ہمیں ایسی عصمت عطا فرما جو ہمیں گناہوں کے ورطہ سے، گناہوں کے بھنور سے، گناہوں کی دلدل سے، گناہوں کے گرداب سے نکال دے۔ اور ہمیں ایسی رحمت عطا فرما جو ہمیں عیوب کی گندگی سے، میل کچیل سے پاک صاف کر دے، اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے، ایک مغفرت اور ایک رحمت، ایک ہے بخشش دینا، اور ایک ہے رحمت کر دینا، تو یہ بخش دینا اور رحمت کرنا کیا ہوا؟ بزرگ فرماتے ہیں، بخش دینا تو یہ ہوا کہ گناہ پر مواخذہ نہ کیا جائے، بلکہ گناہ کو ڈھک دیا جائے، لیکن گناہ کا اثر تو باقی رہے گا، پکڑ تو نہ ہو گی، لیکن گناہ کا عیب تو لگا ہوا ہے جیسی میرے دامن کو دھبہ لگا ہوا ہو اور گندگی لگی ہوئی ہو، آپ اس پر کوئی مواخذہ نہیں کرتے، لیکن آپ کے اس مواخذہ نہ کرنے سے گندگی تو دور نہیں ہو جائے گی، وہ تو لگی رہے گی، تو رحمت یہ ہے کہ اس گندگی کو بھی دھو ڈالے پاک صاف کر دے حق تعالیٰ شانہٗ گناہوں کی مغفرت بھی فرماتے ہیں اور اپنی رحمت سے گناہوں کے داغ دھبے بھی دھو ڈالتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:

”اُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ“

”یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی سیئات کو حسنات سے بدل دیں گے۔“

برائیوں کو جھاڑ دیں گے، جیسے کہ کپڑے کو دھو کر پاک صاف کر دیا جاتا ہے، اسی طرح حق تعالیٰ شانہٗ گناہوں کی آلودگی سے، ان کی گندگی سے، ان کی نجاست سے ہمارے دامن ایمان کو پاک کر دیں گے، یہ رحمت ہے اور اسی کو شیخؒ ذکر فرما رہے ہیں کہ ہمیں اپنی طرف سے ایسی رحمت عطا فرمائیں کہ ذریعہ عیوب کی گندگی اور اس کے میل کچیل سے آپ ہمیں پاک کر دیں۔ اور ایک معنی رحمت کے اور بھی ہیں۔

وہ یہ کہ قصوروار کے قصور کو معاف کر دینا یعنی اس پر مواخذہ نہ کرنا پکڑ نہ کرنا، تو مغفرت ہے اور جب قصوروار ندامت سے کر آئے تو اس کو اس کے انعامات سے نوازنا رحمت ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہٗ صرف گناہوں کی مغفرت پر کفایت نہیں فرماتے بلکہ جو بھی توبہ لے کر آئے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے نوازشیں اور عنایات فرماتے ہیں گناہ بھی معاف ہوئے اور ساتھ کے ساتھ عنایات الٰہیہ کے تحائف بھی لے کر آئے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہم سب کو اپنی رحمت و مغفرت کا مورد بنائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

تحقیق ومطالعہ

دجال قادیان مرزا قادیانی

تحریر: محمد اسلم رانا

”توریت میں بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ اگر تم آخری نبی پر ایمان لاؤ گے تو آخری زمانہ میں بہت سی مصیبتوں کے بعد پھر حکومت اور بادشاہت تم کو ملے گی۔“ (صفحہ ۲۴)

اور لیس نبی کی پیشگوئی ہے کہ دس قومیں اسرائیل کی جو قید میں ماخوذ ہوئی تھیں قید سے بھاگ کر ارسارۃ میں پناہ گزین ہوئیں تھیں۔“ (صفحہ ۱۵۸)

بنی اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل

صفحہ ۵ پر گوہر افشانی ہے ”سو واضح ہو کہ مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کی رو سے ملک پنجاب اور اس کے گردو نواح کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی دس گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے ان ملکوں میں آ گئے تھے۔“

بنی اسرائیل کے دس بت پرست

مطالعہ: قبیلوں کو سلمنسر اول شاہ اسور ۷۲۱ ق م میں اسیر بنا کر لے گیا تھا اور انہیں ایران کے انتہائی شمالی صوبہ میدیا میں جا بسایا تھا۔ (An illustrated History of The Bible by John Kitto D.D. F.S.A. Edited by Alvan Bond, D.D: 1902 P. ۱۱۰ col 1/4) اس کے بعد ان سے متعلق تاریخ قطعی خاموش ہے انہیں زمین نگل گئی یا ہوا میں تحلیل ہو گئے یا آسمان لے اڑا۔ وہ لوگ توریت کی اس پیشگوئی کی نذر ہو گئے تھے۔

”میں ان کو دور دور پراگندہ کروں گا اور ان کا تذکرہ نوع بشر سے مٹا ڈالوں گا۔“

(بائبل کی کتاب استثناء ۳۲:۲۶)

گمشدہ بھیڑوں سے مراد مذکورہ دس قبائل نہیں بلکہ سست اور غفلت شعار یہودی ہیں جو تورات پر

سختی اور پابندی سے عمل نہیں کرتے تھے۔

اگر مسیح کا مشن گم شدہ بھیڑوں کی تلاش تھا تو پھر آپ کا تین برس فلسطین میں یہودیوں کے ہاتھوں دکھ اٹھانے کا کچھ مطلب نہیں رہ جاتا۔ اللہ پاک نے انہیں سیدھا گمشدہ بھیڑوں میں ہی کیوں نہ پیدا فرمایا۔

ہمارے موقف کی وضاحت میں مسیح کی شاگردوں کو ہدایت درج ذیل ہے "بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا..... لیکن جب تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔" (متی ۱۰: ۶-۲۳)

مسیح نے انہیں فلسطین کے یہودی شہروں میں تھا نیاں، بنارس، کشمیر میں نہیں۔

۴۔ بخت نصر کے قیدی میدیا میں

صفحہ ۵۸ پر لکھتے ہیں "کتاب دی ریسز آف افغانستان مصنفہ ڈبلیو ڈبلیو سی ایس آئی مطبوعہ ٹھاکر سپنگ اینڈ کو کلکتہ میں لکھا ہے کہ افغان لوگ ملک سیریا سے آئے ہیں بخت نصر نے انہیں قید کیا اور پرشیا اور میدیا کے علاقوں میں انہیں آباد کیا۔"

مطالعہ: ہم اوپر بتلا آئے ہیں کہ دس قبائل اسیر ہو کر پرشیا اور میدیا پہنچائے گئے تھے۔ بخت نصر شاہ بابل ۵۸۶ قبل مسیح میں یہودی سلطنت یہوداہ کے اسرائیلیوں کو اسیر بنا کر اپنے ملک بابل میں لے گیا تھا پرشیا اور میدیا اس کی قلمرو میں نہیں تھے۔

"دو بھیڑیئے بھیڑیئے یار میری پھتو دے" کے مصداق جس ذوق کے ہمارے مرزا جی خانخاناں میں انہیں محققین و مورخین بھی اسی پایہ کے ہم مزاج و ہم مشرب مل جاتے ہیں جنہیں مرزا جی کی طرح کچھ ہوش نہیں ہوتا کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں۔ مرزا جی بھی عقل و فکر کے بندھنوں سے آزاد ہیں پرواہ نہیں کرتے کہ کل کلاں ان کا تحریر کسی غیر پیروکار کے ہاتھ لگ گئی تو زمانہ کیا کہے گا؟

۵۔ مسیح بدھ کا چھٹا مرید

قارئین کرام! مرزا جی کا طریق تحقیق و تفتیش جان کر یقیناً مسرور و شادمان ہوں گے۔ صفحہ ۵۷ پر لکھتے ہیں "اور منجملہ ان شہادتوں کے جو بدھ مذہب سے ہم کو ملی ہیں ایک یہ ہے کہ بدھ ازم مصنفہ سر مونیئر ولیم صفحہ ۴۵ پر لکھا ہے کہ چھٹا مرید بدھ کا ایک ایسا شخص تھا جس کا نام میسا تھا۔ یہ لفظ یسوع کے لفظ کا مخفف معلوم ہوتا ہے چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بدھ کی وفات سے پانچسو برس گذرنے کے بعد یعنی چھٹی صدی میں پیدا ہوئے تھے اس لئے چھٹا مرید کہلائے گا۔"

واہ جی واہ! بھانڈوں کی نقل مشہور ہے۔

مطالعہ: ارے لالے آج میں مس ہو گئی ساتھی نے پوچھا نالائق کہیں کی میراثن کیسا تو مس کیسے ہو گئی! اس نے جواب دیا چونکہ آج میں نے مسی روٹی کھائی تھی اس لئے میں مس ہو گئی ہوں۔

اگر مرزا صاحب کا طریق تحقیق اپنایا جائے تو دنیا جہان کا کون بدقسمت انسان ہے جسے مس نہ بنایا جا سکے دیگ میں سے دانہ چکھ لیا۔ بدھ مذہب سے ملنے والی دیگر شہادتیں بھی اسی نوعیت کی ہوں گی۔

۶۔ عشاء ربانی

مرزا صاحب کی یہودیت عیسائیت اور دوسرے مذاہب سے عدم واقفیت خدا معلوم انہیں کون کون سا دن دکھائے گی۔ صفحہ ۴۸ پر نوٹ لکھتے ہیں "جیسا کہ عیسائیوں میں عشاء ربانی ہے ایسا ہی بدھ مذہب والوں میں بھی ہے۔"

مطالعہ: موجودہ عیسائیت کا حضرت مسیح علیہ السلام سے برائے نام سا تعلق ہے یہ مذہب دیگر اقوام کے عقائد و رسوم کا ملغوبہ ہے۔ متھرا ازم سورج پرستی کا ایک قدیم مذہب تھا جو تیسری صدی عیسوی میں عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا۔ عیسائیت بھی اسی کا روپ ہے گئی عشاء ربانی دراصل اس مذہب کے پیروکاروں کی ایک عبادت تھی۔

RELIGIONS : 1982, P 58, COL 1
(ALION HAND BOOK : THE WORLD'S

مسیح سے یہ رسم بھلے لی خلاف حقائق اور واقعات سے کمال درجہ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔

جیسے عیسائیوں نے اپنا لیا عشاء ربانی منانا یہودیت یا مسیح کا وطیرہ بالکل نہیں تھا۔ لہذا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ بدھ والوں نے "صاحب برکات" (صفحہ ۴۸)

حرف آخر

ساتویں جماعت کے طلبہ تھے تو ایک استاد ہمیں فن تقریر سکھایا کرتے تھے کہ اپنے سامعین کو بدھو کے اکرے اور جہلاء مطلق سمجھو، اگر آپ انہیں پڑھے لکھے تعلیم یافتہ اور سوچنے سمجھنے والے خیال کر بیٹھے تو آپ تقریر کر چکے مرزا صاحب سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ فن تقریر کا گر فن تحریر میں استعمال کر گئے۔ تقریر میں تو بات بن سکتی ہے اخبار میں طبقہ سیاستدانوں کی تاویلات اور غلط فہمیوں کا الزام اخباری رپورٹروں کے سر تھوپنے کی عادت بد سے خوب واقف ہے لیکن تحریر کا معاملہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے گویا ہاتھ کاٹ کر دینا ہے جو لکھ دیا گیا اس سے انکار و فرار ممکن نہیں۔

عمر بھر مرزا غلام قادیانی کے مطالعہ سے محفوظ رہا البتہ ان کے "مسیح" اور "مسیح موعود" ہونے کے دعوے ضرور سن گن رکھے تھے، عیسائیت سے دلچسپی کے باعث آنجہانی سے خوشہ چینی کرنے جو نکلا تو کمیں نے نہ چھوڑا، مطالعہ کے دریا میں بہتے بہتے اس لالچی کی جو گت بنی محتاج بیان نہیں۔

مذہبیات کا یہ ادنیٰ سا طالب علم قرآن و بائبل سے خفیف سی واقفیت کے باعث مرزا صاحب سے اس قدر متنفر ہوا کہ راوی کی نذر ہو جانا منظور لیکن اس کی کسی کتاب کو چھوؤں گا بھی نہیں۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ مرزا جی کے پیروکاروں میں بڑی بڑی لائق فائق، عالم، فاضل بائبل و قرآن دان، ادیب نقاد اور اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیات کے اسماء گرامی بھی شامل ہیں ایسے خرافات انہیں شیر مادر کی طرح کیسے ہضم ہو گئے؟ کیا وہ چشم پوشی کر گئے، خود فریبی میں مبتلا ہیں یا پھر ان کا

باقی صفحہ ۲۵ پر

محکمہ ٹیلی فون اینڈ ٹیلی گراف

قادیانیت کے نرغے میں

لاہور سے ایک اہم رپورٹ

واحد قسمت کی ستم ظریفی کہیے یا اپنی کوتاہی، دشمنوں کی سازش کہیے یا اپنی بیوقوفی، بہرحال یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہم آج بیالیس سال گزرنے کے بعد بھی اس منزل مراد کو نہیں پا سکے کہ جس کے حصول کے لئے ہم نے پوری ایک صدی جدوجہد کی۔ میری مراد ایک حقیقی اسلامی ریاست کے قیام سے ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس منزل میں ہماری اپنی کوتاہیوں ہٹ دھرمیوں اور بے خبریوں نے بہت ساری رکاوٹیں پیدا کیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہماری منزل کو ہم سے دور کرنے میں طاغوتی، الحادی اور دشمن اسلام قوتوں کا بے پناہ عمل دخل رہا ہے اپنے جنم دن سے لیکر دو لخت ہونے تک اور دو لخت ہونے سے تادم تحریر میرا یہ محبوب وطن پاکستان بیکڑوں سازشوں کا شکار ہو چکا ہے کسی ملک و قوم کو کمزور کرنے کے لئے بیرونی قوتیں اپنی سازشوں میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک کہ اس ملک و قوم کے اندر غدار منظم طریقے سے موجود نہ ہوں بدقسمتی سے پاکستان کو روز اول سے ہی غداران وطن اور دشمنان اسلام کے ایک ایسے گروہ سے پالا پڑ گیا ہے جو شجر پاکستان کا جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں مسلسل سرگرم عمل ہے میری مراد فتنۂ قادیانیت کی طرف ہے تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان کو کمزور کرنے میں بیرونی قوتوں (خواہ وہ یہودی ہوں عیسائی ہوں روسی ہوں یا ہندو) کا ہمیشہ قادیانیوں نے ہی ساتھ دیا ہے سانحۂ مشرقی پاکستان ہو یا پاکستان میں تخریبی کاروائیاں و فسادات، سانحۂ اوجڑی کیمپ ہو یا لیاقت علی خان اور ضیاء الحق کی شہادتیں ہوں کسی نہ کسی طور پر قادیانی ہاتھ ضرور دکھائی دیتا ہے قیام پاکستان کے فوراً بعد قادیانیوں نے اپنے نظریات تبلیغ کی ترویج اور حصول اقتدار کی خواہشات کے تحت جن مذموم مسائل و مقاصد کا تعین کیا وہ بالترتیب یہ تھے۔

۱:- کسی نہ کسی طرح پورے ملک میں اقتدار حاصل کیا جائے

۲:- بصورت دیگر کم از کم ایک صوبہ یا علاقہ کو قادیانی ریاست کی حیثیت دی جائے

۳:- ملک کے داخلی اور بیرونی تمام اہم شعبوں وسائل اور ذرائع کو اپنے عزائم کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے۔

> **پاکستان کی فوج اور بیوروکریسی میں قادیانی اعلیٰ ترین اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔**

۴:- تمام کلیدی مناصب پر قبضہ کیا جائے۔

ان ناپاک مقاصد کے حصول کے لئے کوششوں کا باقاعدہ آغاز پاکستان کے اولین وزیر خارجہ اور متعصب قادیانی ظفر اللہ نے کیا اور آج بھی اس کے ہم مذہب ان مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مصروفِ عمل ہیں کسی ملک میں کوئی بھی گروہ یا جماعت اپنے نیک یا بد عزائم میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس ملک کے فعال شعبوں میں اس کے افراد کلیدی عہدوں پر موجود نہ ہوں قادیانیوں کے دل و دماغ میں روز اول سے ہی یہ بات موجود رہی ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے خود ساختہ خلیفہ مرزا محمود آنجہانی نے ایک مرتبہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:-

"جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں ہم ان سے پوری طرح کام نہیں لے سکتے مثلاً چیدہ چیدہ محکموں جن میں فوج، پولیس، ایڈمنسٹریشن، ریلوے، فنانس اور کسٹم شامل ہیں یہ موٹے موٹے محکمے ہیں جن کے ذریعے سے قادیانی جماعت اپنے حقوق محفوظ کروا سکتی ہے ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بہت جاتے ہیں اس کے نتیجے میں ہماری نسبت فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت سے زیادہ ہے ہم اس سے اپنے حقوق کی حفاظت کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے باقی محکمے خالی پڑے ہیں بے شک آپ اپنے لڑکوں کو نوکری کروائیں لیکن وہ نوکری اس طریق کیوں نہ کروائی جائے جس سے جماعت احمدیہ فائدہ اٹھا سکے پیسے بھی اس طرح کمائے جائیں کہ ہر محکمے میں ہمارے آدمی بھی موجود رہیں اور ہر جگہ ہماری آواز بھی پہنچے۔" (خطبہ مرزا محمود مندرجہ الفضل الجنوری ۱۹۵۲ء)

میں یہ بات نہایت افسوس سے بیان کر رہا ہوں کہ کلیدی عہدوں کو حاصل کرنے میں قادیانی بھرپور طریقے سے کامیاب ہوئے ہیں۔ پاکستان کی فوج اور بیوروکریسی میں قادیانی اعلیٰ ترین اور کلیدی عہدوں پر فائز ہیں لیکن اس مضمون میں میں پاکستان کے ایک مرکزی اور انتہائی حساس ترین شعبے میں قادیانیوں کا کلیدی عہدوں پر موجودگی کا تذکرہ کروں گا اور یہ شعبہ ٹیلی فون ہے۔

ٹیلی فون ڈیپارٹمنٹ کی اہمیت سے کون آگاہ نہیں اس کی بے پناہ اہمیت اور حساسیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک معمولی سا آپریٹر بھی جو کسی اہم جگہ تعینات ہو تھوڑی سی کوشش کر کے سفارتی اور فوجی رازوں سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے یہ بات شاید کسی انکشاف سے کم نہ ہو کہ جنرل منیجر ٹیلی کمیونیکیشن TELLI COMMUNICATION ایک قادیانی بتایا جاتا ہے جسے ۱۹ ویں اسکیل کے ۱۶ سینیئر افراد کو چھوڑ کر ۲۰ گریڈ عطا کیا گیا ہے جبکہ اس کا پی اے بھی قادیانی ہے اس کے علاوہ ڈائریکٹر کوارڈینیشن اسٹاف اور اسسٹنٹ جنرل منیجر بھی قادیانی بتلائے جاتے ہیں باوثوق ذرائع کی اطلاعات کے مطابق جنرل منیجر ٹیلی کمیونیکیشن ریجن لاہور کے دفتر میں تقریباً ۱۷ افراد قادیانی ہیں۔

> **باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ جنرل منیجر ٹیلی کمیونیکیشن ریجن لاہور کے دفتر میں ۱۷ افراد قادیانی ہیں۔ جنکی فہرست یہ ہے۔**

(۱) ـــــ اسٹائی پی (۲) ـــــ ہیڈ کلرک (۳) ـــــ

ای ایس پی (۴) ـــ ای ایس پی (۵) ـــ مکینیشن (۶)
ـــ لائن مین (۷) ـــ لائن مین (۸) ـــ کلرک
(۹) ـــ اسسٹنٹ (۱۰) ـــ اسسٹنٹ (۱۱) ـــ
ڈی آر ایم (۱۲) ـــ ڈی پی اے (۱۳) ـــ ڈی پی او
(۱۴) ـــ ڈی پی او (۱۵) ـــ ڈی پی او (۱۶)
ـــ یو ڈی سی (۱۷) ـــ ڈرافٹسمین ـــ

اس کے علاوہ کیٹیرنگ ڈویژن، اسسٹنٹ انجینئرنگ ڈویژن، مکینیکل مکینیکل ڈویژن، اکاؤنٹ برانچ یوڈی سی لاہور کینٹ ڈویژن، ڈی او کینٹ ڈویژن، ڈی او ملتان سٹی ڈویژن، ڈی او ٹرنک ڈویژن، ڈی او ٹرنک ڈویژن ڈی او ٹرنک ڈویژن اور ڈی او ٹرنک ڈویژن کے عہدوں پر ناخدا بھی فتنۂ رذیلہ قادیانیت کے پیروکار بتائے جاتے ہیں۔

جس محکمے کے صرف ایک ریجن میں اتنے ملک اور اسلام دشمن افراد موجود ہوں اور جس کا سربراہ بھی قادیانی ہو اس محکمے سے اچھا یا بری توقعات کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہیں میرے نزدیک قادیانیوں کی کلیدی عہدوں پر موجودگی کے جو نقصانات ہیں وہ اس طرح سے ہیں کہ

(۱) قادیانی افسران عام قادیانیوں سے زیادہ مؤثر انداز سے اپنے نام نہاد مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔

(۲) کلیدی عہدوں پر موجود قادیانیوں کی طرف سے نوکریوں کا لالچ بھی ایک سادہ لوح مسلمان کو اپنے دین سے برگشتہ کر سکتا ہے۔

(۳) قادیانی افسران اپنے ہم مذہبوں کو ہمیشہ مسلمانوں پر فوقیت دیتے ہیں۔

(۴) ملک کے اہم تکنیکی راز دشمن کو منتقل ہونے کا ہر وقت احتمال رہتا ہے۔

کلیدی عہدوں پر ناخدا مذکورہ بالا افسران قادیانیت کا پرچار کرنے میں زور و شور سے مصروف ہیں اُن کی تبلیغ کے خلاف آواز اٹھانے اور قادیانی عقائد باطلہ سے عدم دلچسپی کا اظہار کرنے والے ماتحت مسلمان ملازمین بااختیار قادیانی افسران کی چیرہ دستیوں کا شکار ہیں اور قادیانی افسران کی زیادتیوں اور سختیوں کے جواب میں بے بس اور مجبور ہیں ایسی لاتعداد مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں کہ مختلف کلیدی پوسٹوں پر تعینات قادیانی، قادیانی دشمن اور اسلام پسند خیالات رکھنے کی پاداش میں محب اسلام مسلمان ملازمین کے ساتھ ناروا سلوک اور جبر و زیادتیاں کرتے رہے ہیں اور اب بھی اسی طریقہ کار پر کاربند ہیں کچھ لوگ انسانیت کے نام نہاد علمبردار بنتے ہوئے یہ توجیح پیش کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو ترقی کے مواقع فراہم کرنا انسانیت کے ساتھ ظلم و زیادتی ہے تو اس کا سیدھا سادھا جواب یہ ہے کہ دُنیا کے کسی بھی دستور یا انسان نے غدار کو معاف نہیں کیا، دوسرا یہ کہ اسلام نے بھی ایک اسلامی ریاست میں کلیدی عہدے مسلمانوں کے لئے ہی مخصوص کئے ہیں اس بات سے کہ وہ شیں تمام محب وطن پاکستانی آگاہ ہیں کہ فتنۂ قادیانیت کی پشت پناہی بالعموم تمام اسلام اور پاکستان دشمن قوتیں اور بالخصوص یہودی لابی کر رہا ہے یہی وجہ ہے کہ مفکر پاکستان اور شاعر اسلام علامہ محمد اقبالؒ نے حال کے دریچے سے مستقبل میں جھانکتے ہوئے کہا تھا کہ :-

"مرزائیت (قادیانیت) یہودیت کا چربہ ہے"

میں پوچھتا ہوں اپنے ارباب اختیار و اقتدار سے جو آج قیام پاکستان کے مقاصد کو بھلا کر صرف اپنی سیاسی دکانوں کو چمکانے کے لئے باہم برسر پیکار ہیں کہ اپنے اپنے مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے پاکستان کی قسمت کے فیصلے کرنے والو! کیا یہی وہ پاکستان ہے جس کا تصور علامہ اقبالؒ نے دیا اور جس کی تعمیر محمد علی جناحؒ نے کی کیا یہی وہ پاکستان ہے جس کے لئے معصوموں کے دریا بہائے گئے ماؤں نے اپنے جگر کے ٹکڑے اور بہنوں نے اپنی عصمتیں قربان کر دیں۔

نہیں ہرگز نہیں یہ وہ پاکستان تو نہیں، آؤ!

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

کا علم ہاتھ میں لیکر اسی پاکستان کی تعمیر کریں۔

لیکن یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنے دشمنوں اور آستین کے قادیانی سانپوں سے چھٹکارا حاصل کریں گے ورنہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ :-

وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثے ایک دم نہیں آتے

جہانگیر سرور شیخ ایڈووکیٹ کا دورہ برطانیہ

لندن - عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشیر اور ترجمان ختم نبوت کے صدر جناب جہانگیر سرور شیخ ایڈووکیٹ نے لندن میں اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیت کا جنازہ نکل چکا ہے اور انشاء اللہ برطانیہ سے بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمانوں کے تعاون سے مرزائیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ انہوں نے مرزا طاہر پاکستان میں بہت سے فوجداری مقدمات میں ملوث ہے اور اس کے وارنٹ گرفتاری ہو چکے ہیں۔ اور اسے اشتہاری ملزم قرار دیا جا چکا ہے لندن میں وہ قانون کی گرفت اور مسلمانان پاکستان کے قہر و غضب سے بچنے کی خاطر چھپا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر اشتہاری ملزمان کا مرکز بن چکا ہے حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ مستقل بحران کے قانون کی پابندی کرتے ہوئے مرزا طاہر اور دیگر اشتہاری مجرموں کو حکومت پاکستان کے حوالے کرے تاکہ ان کے خلاف زیر سماعت مقدمات کی کارروائی کی تکمیل ہو اور قانون اور انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ شیخ صاحب نے مرزائیوں کے اس پروپیگنڈے کی سختی سے تردید کی ہے کہ پاکستان میں مرزائیوں پر ظلم و ستم ہو رہا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ جو مرزائی قانون کے مطابق زندگی گذار رہے ہیں ان پر کوئی قدغن نہیں ہے مگر جو مرزائی قانون کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے ملک میں لااینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں تو پھر قانون کی مشینری کو بہر حال حرکت میں آنا ہوتا ہے۔

مجلس کے عالمی مبلغ مولانا منظور احمد الحسینی نے لندن کی مسجد ابراہیم گرینڈ اسٹریٹ ویسلین اسٹریٹ میں مسلمانوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہیں قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور انہیں بتلایا کہ مرزائیت اپنے عزائم میں ناکام ہونے کے بعد اب برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک میں نوجوان نسل کو مختلف حیلوں بہانوں سے بہلا پھسلا کر قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کی ان سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے برطانیہ میں اسلام کا مستقبل روشن ہے نوجوان نسل اسلام اور اسلام کی تعلیمات میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہے۔

انیتا ایوب کو سزا دی جائے

محمد راشد چکیاہ مانسہرہ

گزشتہ دنوں اخبار جنگ میں پاکستان کی ایک آزاد خیال عورت انیتا ایوب کا بیان چھپا کہ عورت کو چار شادیوں کی اجازت ملنی چاہئے مجھے افسوس ہے کہ ایک اسلامی ملک اور اس میں اس قسم کے بے حیائی انیتا ایوب نے دنیا بھر کی عورتوں کی توہین کی ہے اس کو معافی مانگنی چاہیئے میں صدر مملکت جناب غلام اسحٰق خان سے گزارش کروں گا کہ اس عورت کو اسلامی تعلیمات کی توہین کرنے کی سزا دی جائے۔

نتیجہ ساتواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان قادیانی "انگریز کا خود کاشتہ پودا"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام ساتویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان "قادیانیت۔ انگریز کا خود کاشتہ پودا" منعقد ہوا جس میں دنیا بھر سے تقریباً ۔۔۵ مقالات موصول ہوئے آج تک پاکستان میں ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی میں ریکارڈ تعداد ہے۔ آخری تاریخ ختم ہونے پر ان کی ترتیب کر کے فوری طور پر مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان بھجوائے گئے جہاں محترم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایت پر تین صاحبان فہم و فراست انتہائی محنتی اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والے مناظر اسلام ججز صاحبان کا تقرر ہوا۔ معزز ججز صاحبان نے دن رات محنت کر کے ہر مقالہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھا۔ دلائل عقلی و نقلی مرزائیوں کی کتب کے حوالہ جات طرز بیان ترتیب موضوع ... کو ... کر کے اور خوش خطی کا خاص خیال رکھا۔ معزز ججز صاحبان کے دیئے ہوئے علیحدہ علیحدہ نمبروں کو جمع کیا گیا ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیبوں نے بالترتیب پہلی تین پوزیشنیں حاصل کیں۔

اول: سید شبیر حسین شاہ ناہید ایم اے اسلام آباد

دوئم: سید شعیب قریشی ـــــ نواں شہر ایبٹ آباد

سوئم: عبدالغفار شیخ ـــــ کوٹری سندھ

۴: ناہید انجم ـــــ مدینہ کالونی والٹن لاہور

۵: عبدالغفور عاجز ـــــ سول ایکریٹریٹ لاہور

۶: قاری عبدالرازق عزیز ـــ مسجد روڈ، مستونگ بلوچستان

۷: ملک نذر حیات ـــــ محلہ لیال والا خوشاب

۸: سجاد حسین راجہ ـــــ پرنسپل گورنمنٹ کالج دولتانہ ـــــ راولپنڈی

۹: فوزیہ سعدیہ ـــــ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۰: سید فراست حسین شاہ قادری آصف آباد۔ واہ کینٹ

۱۱: اورنگ زیب صدیقی عابد مجید ہائی اسکول۔ لاہور

۱۲: حاجی زاہد حسین راشد جدہ، سعودی عرب

۱۳: جاوید اختر سحر قتان کوئٹہ

اور تمام صورت میں تین خوش نصیب امیدواروں نے پوزیشنیں حاصل کیں ان کے نام اس طرح ہیں:

اول: حاجی مشتاق احمد ہانی تحصیل روڈ ننکانہ صاحب

دوئم: عبدالحمید بن محمد یونس پیشن گوجرانوالہ۔ مدینہ مسجد ننکانہ صاحب

سوئم: غلام سرور مثل ٹائپسٹ ـــــ ننکانہ صاحب

ان کے علاوہ ہر امیدوار کو اس مقابلہ میں شرکت کی بناء پر خوبصورت سند امتیاز پیش کی جا رہی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور مجلس ہذا کی طرف سے آپ سب کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک ہو خدا تعالیٰ آپ کی اس خدمت جلیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کو دین پر چلنے کی استقامت اور مرزائی فرقہ باطلہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

مجلس ہذا کے زیر اہتمام ساتویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کے سلسلہ میں کامیاب امیدواروں کے اعزاز میں ایک عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات اور ساتویں کل پاکستان عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک نماز عشاء کے بعد مرکزی جامع مسجد غوثیہ سراجیہ انڈہ تالاب میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے جس میں کامیاب امیدواروں کو قیمتی میڈلز اور انعامات دیئے جائیں گے اور معزز مہمانان گرامی فکر انگیز اور ایمان افروز خطاب فرمائیں گے اتحاد بین المسلمین کی داعی عقیدہ ختم نبوت کی محافظ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والی جماعت کے اراکین کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ سے شرکت کی اخلاص بھری درخواست ہے۔

امریکہ میں قیدی اسلام قبول کر رہے ہیں

ترجمہ: جعفر مسعود نقوی

امریکہ کے مختلف قید خانوں میں گذشتہ چند سالوں کے دوران ... ہزار امریکی قیدی مشرف بہ اسلام ہوئے اور اب وہ انہی قید خانوں اور جیلوں میں اسلام کی دعوت و تبلیغ اور قیدیوں اور مجرموں کی اصلاح و تربیت کا کام انجام دے رہے ہیں۔ باقی صفحہ ۔۔ پر

قادیانی امت میں زبردست کھلبلی

مغربی افریقہ کے ملک مالی میں چالیس ہزار قادیانیوں کے دوبارہ قبول اسلام کے واقعہ سے قادیانی امت میں کھلبلی مچ گئی اس خبر کو پاکستان کے تمام قومی اخبارات و رسائل نے اور سعودی اخبارات نے بھی تفصیل سے شائع کیا اس خبر کی اشاعت سے قادیانیوں میں وہ نوجوان جو پہلے ہی اپنے مذہب سے بے زار تھے مزید مایوسی کا شکار ہو گئے بہت سے قادیانی اپنی قیادت کو مجبور کر رہے تھے کہ اس سلسلے میں کوئی بیان جاری کریں چنانچہ تقریباً ایک ماہ کے بعد قادیانی اخبار روزنامہ "الفضل" ربوہ نے ایک ایسا تردیدی بیان مبہم جاری کیا جس سے خود قادیانی نوجوان مطمئن نہیں گذشتہ دنوں ہمارے لاہور کراچی اسلام آباد اور لندن دفاتر میں بہت سے ایسے قادیانی نوجوانوں کے فون موصول ہوئے اور انہوں نے مالی کے واقعہ کے بارے میں حقیقت معلوم کی۔ ان نوجوانوں نے بتایا کہ بہت سے قادیانی نوجوان ایک عرصے سے اپنی قیادت سے بے زار تھے اب اس خبر نے مزید ان کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے کھل کر سامنے آنے کو تیار نہیں ہیں۔ البتہ وہ قادیانیت کے فراڈ کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مالی کے واقعہ نے قادیانیوں میں زبردست کھلبلی مچا دی ہے اور قادیانی قیادت بوکھلا گئی ہے انہوں نے بھی تسلیم کیا کہ الفضل کا تردیدی بیان ایسا کمزور ہے جو ہماری تسلی کے لئے کافی نہیں۔ یاد رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شیخ عمر کانتے اور ان کے قبول اسلام کے واقعہ کو دلیل اور دستاویزات کے ذریعہ ان کا بیان جاری کیا جس میں حکومت مالی کا قادیانیوں کے خلاف جاری کردہ سرکلر اور تصاویر وغیرہ شامل ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر کے ایک ترجمان نے بتایا کہ مالی کی ایک اسلامی تنظیم جمعیۃ الاتحاد و تقدم الاسلام نے شیخ عمر کانتے اور ان کے ساتھیوں کے قبول اسلام کے واقعہ کو ویڈیو کے ذریعہ محفوظ کر لیا ہے ضرورت پڑنے پر وہاں سے منگوایا جا سکتا ہے جو قادیانیوں کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

مسلمان داعیوں کا ایک بڑی تعداد قیدیوں اور مجرموں اور سزا یافتہ افراد کی اصلاح کے لئے اور ان کو اسلام کی ترغیب دلانے کے لئے اور ان کے دلوں میں پاکیزہ خیالات پیدا کرنے کے لئے امریکی قید خانوں اور جیل کی کوٹھڑیوں کے گرد چکر لگاتی رہتی ہے اور وہ ان مجرموں کے سامنے اسلام کی تعلیمات کو پیش کرتی ہے اور اسلام کے اصول و مبادی کی تشریح کرتی ہے۔

ابھی حال ہی میں دو مسلم اسکالروں نے امریکہ میں مختلف قید خانوں کا جائزہ لیا اور ان کا سروے کیا اور اس کی ایک رپورٹ مرتب کی جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس وقت امریکہ میں ۵۰۰۰ قید خانے ہیں اور ہر سال جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کی تعداد ۳ ملین تک پہنچ جاتی ہے۔

مختلف جرموں کی پاداش میں جن کو گرفتار کیا جاتا ہے ان کی تعداد ۱۸ ملین پہنچتی ہے ان میں سے ۱۴ ملین کو تھوڑی مدت کے لئے جیل خانوں میں رکھا جاتا ہے جب کہ قید خانوں میں رہنے والوں کی تعداد ۸۰۰ لاکھ تک جاتی ہے اور ۲۰ لاکھ قیدیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا جاتا ہے۔

جہاں تک نیویارک کا تعلق ہے جو کہ جرائم کی کثرت کی وجہ سے عالمی شہرت کا حامل ہے تو اس میں ۱۸ جیل ہیں جن میں ۲ لاکھ ۳۰ ہزار قیدیوں کے رہنے کا انتظام ہے۔

اکثر مجرم اور سزا یافتہ افراد آزاد کئے جانے سے قبل یا دوسرے قید خانوں میں منتقل کئے جانے سے پہلے اسلام قبول کر لیتے ہیں

باقی صفحہ ۲۷ پر

بقیہ: دجالِ قادیان

مبلغ علم بھی مرزا صاحب اتنا ہی تھا؟ یا یہ کتابیں صرف ہیں نے پڑھی ہیں۔

ہم تو سادہ دل تھے ناداں تھے ہمارا ذکر کیا
ان کی باتوں میں تو شیخ و برہمن تک آ گئے۔

جس شخص کے مبلغ علم کی قلعی کھل چکی اپنے نفسی پن قلمکاری تخیل اور فنکاری کے سہارے مذہبی کتب خانہ کو حسب منشاء توڑ مروڑ لینے اور معنوی و لفظی تحریف کے آرٹ میں ماہر ہو۔ اگر یہ سطور اسے رؤیا و کشف سے بہرہ ور نبی، رسول، الہام و وحی یافتہ اور حق تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ماننے والے کسی بندۂ خدا کی نظر سے گذریں تو اس کی خدمت میں دردمندانہ گذارش ہے کہ اس حلقے

ہوئے دل کی آگ بجھانے کی نوازش فرمائے۔

(بشکریہ المذاہب لاہور)

بقیہ: دینِ اسلام

نقصان پہونچایا اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں اور اس کو دنیا کی سب سے بڑی قوت جامعہ (UNITING FORCE) کے طور پر پیش کرنے والوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا کر دی۔ اور ایک طرح سے پچھلی تاریخ کو بھی جس پر ہر مسلمان کو فخر ہے بہت سے لوگوں کی نگاہ میں مشکوک بنا دیا، جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے عرب و عجم، گورے کالے، قرشی و حبشی، ایشائی و افریقی، فقیر و غنی، اور محمود و ایاز کو ایک صف میں کھڑا کر دیا تھا، ہمارے نزدیک تو یہ تاریخ ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور ساری دنیا نے ہمیشہ اسلام کی اس کامیابی پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا ہے، لیکن اب ہم کس منہ سے کہیں کہ اسلام اپنے پیروؤں میں ایسی وحدت اور الفت پیدا کرتا ہے کہ وہ زبان اور رنگ کے اختلاف کو بالکل بھول جاتے ہیں اور جسم واحد اور ملت واحدہ بن جاتے ہیں، یہ وہ افسوس ناک پہلو ہے جس پر افسوس کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں اور جس پر خون کے آنسو رونا بھی کافی نہیں۔

باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: شیخ الہند

عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ کو سدِّ راہ ان کفار کو ٹھہرایا ہے جن سے مسلمانوں نے مصالحت کر لی ہے۔

اب میں یہ دعا کرتا ہوا آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ آمین یا رب العالمین۔

بقیہ: حکمتِ قرآن

ہیں، صحابہ کرامؓ کا دستور العمل مشعلِ راہ ہے، مگر اب قوانین اس مجلس شوریٰ سے بنوائے جا رہے ہیں، جس میں ہندو اور عیسائی بھی شامل ہیں، کیا اسلام کا قانون یہ لوگ بنائیں گے؟ ممبران شوریٰ کے لئے تو خصوصی اہلیت مقرر ہونی چاہیئے تھی، جس سے پتہ چلتا کہ واقعی یہ لوگ اسلامی قانون سازی کے قابل ہیں، حضرت عمرؓ کی شوریٰ کے ممبر وہ لوگ ہوتے تھے، جو قرآن پاک کو زیادہ جاننے والے ہوتے آج بھی اسلامی شوریٰ میں جانے کے اہل وہ لوگ ہیں جو قرآن و سنت اور تعامل صحابہؓ کے عالم ہوں جب تک اہل لوگ اکٹھے نہیں ہوں گے اسلامی قانون کی تدوین نہیں ہو سکتی۔ جب فاسق فاجر، ہندو، مرزائی، رافضی وغیرہ ممبران شوریٰ ہوں گے تو اسلامی قانون کیسے بن سکتا ہے؟ وہ تو اپنی اغراض پوری کریں گے، یہ سب ضمیر الاسلام و منا والی بات ہے اگر فلاح کی ضرورت ہے تو اسلامی قوانین کو من و عن جاری کرنا ہوگا، اگر کچھ غیر اقوام کا اپنانا ہے، اقتصادیات اور ریاست ان سے لینی ہے اخلاق ان سے اخذ کرنا ہے تو پھر مسلمانوں کا اللہ ہی حافظ ہے۔ آؤ! آج بھی راہ راست پر آ جاؤ۔ اور دین اسلام کو سینے سے لگا لو، تو کامیابی و کامرانی نصیب ہو جائے گی۔

بقیہ: اداریہ

موجود ہیں۔ اگر قادیانی ٹولہ یہ کام نہ کر سکا۔ اور سازی میں قادیانی صدر کو بدستور مفرور رہنے دیا۔ تو یاد رکھیئے۔ دنیا بھر میں قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد جو پہلے ہی قادیانیت کے دھوکہ اور فراڈ سے تنگ ہیں۔ قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے مسلمان ہو جائے گی۔ اس سے قادیانیت مزید رسوا ہوگی ایسا انشاء اللہ ضرور ہونے والا ہے۔

قادیانیوں کو ایک بات یاد رکھنی چاہیئے کہ "جبجن" کی جامع مسجد کے امام الحاج ابوبکر جلو نے اعلان کیا ہوا ہے۔ کہ اب اگر قادیانیوں نے یہاں آنے کا رخ کیا۔ تو پھر ہم ان کو مزا ضرور چکھائیں گے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی کس طرح وہاں جاتے ہیں۔ اگر وہاں گئے تو انشاء اللہ اب مقابلہ اسی سرزمین پر ہوگا۔ اور اللہ نے چاہا تو قادیانیت کا جنازہ نکال دیں گے۔

یاد رکھیئے ہم سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفقا کار ہیں۔ آزما کر دیکھ لو۔

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح افزا
تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو،
ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔
فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔
ہر محفل کا میزبانِ خصوصی
رُوح پاکستان۔ رُوح افزا
راحت جان۔ رُوح افزا
ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں
خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے
ADARTS
HMD-6/87

بقیہ: خبر افریقہ میں قیدی

اسی طرح نیویارک میں ۵۴۔ اصلاح کے گھر ہیں جن میں ۸۰۔ ہزار مجرم اصلاح اور تربیت کے لئے رکھے جاتے ہیں گذشتہ چند سال میں ان میں سے ۸۰ ہزار قیدیوں نے اسلام قبول کیا اور جرائم سے توبہ کی۔

ان قید خانوں میں مسلمان داعیوں کی طرف سے دینی اخلاقی تقاریر اور کتب کی فراہمی کا پورا انتظام رہتا ہے جس کی وجہ سے آزادی کے حصول کے بعد ان قیدیوں کے اخلاق بھی بہتر ہو جاتے ہیں اور دینی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے چنانچہ ان قیدیوں کو جیلوں سے آزاد ہونے کے بعد ایک اچھی زندگی گذارنے کا موقع ملتا ہے اور امریکی معاشرہ میں ان کو احترام حاصل ہوتا ہے۔

مسلمان داعیوں کی ان مخلصانہ کوششوں کو دیکھتے ہوئے اور اس کام کی افادیت کو محسوس کرتے ہوئے امریکی قید خانوں کے ذمہ داروں نے مسلمان داعیوں کے لئے قید خانوں کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ اور وہ جب چاہیں مجرموں کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اسلام کی تعلیم دے سکتے ہیں۔

یہ مسلمان داعی ان قید خانوں میں نماز وں کے لئے ائمہ کا انتظام کرتے ہیں دینی کتب فراہم کرتے ہیں ان مسلمان داعیوں نے امریکہ کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ قید خانوں میں دینی کتابیں پہنچائیں اور تلاوت کے لئے قرآن شریف کے نسخے بھیجیں خاص طور پر وہ قرآن شریف جن کے ساتھ جن کے ساتھ انگریزی کا اور اسپینی زبان میں ترجمہ بھی ہو۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کا انتخاب

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے رفقاء و کارکنوں کا ایک انتخابی اجلاس جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی میں منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں مختلف علاقوں سے احباب تشریف لائے تھے اجلاس کی صدارت ناظم آباد، مولانا محمد عبداللہ صاحب نے کی تمام کارکنان نے متفقہ طور پر حاجی لال حسین کو بطور سرپرست مولانا عبدالحق باوا کو امیر، مولانا فیض اللہ کو نائب امیر، مولانا محمد انور فاروقی کو ناظم اعلیٰ، مولانا محمد عبداللہ کو ناظم تبلیغ، مولانا مولانا احمد الحسینی کو ناظم نشریات اور محمد امین کو خازن منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ مولانا شبیر احمد نقشبندی، محمد انور مفتی سعید احمد، مولانا محمد عمر فاروقی اور مولانا عبدالحکیم عثمانی شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے نامزد کئے گئے۔

مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰؑ پر بہتانِ عظیم

از مولانا محمد یوسف مدظلہ، جامعہ اسلامیہ عربیہ امروہہ (انڈیا)

مرزا غلام احمد قادیانی (متولد ۱۸۳۹ء متوفی ۱۹۰۸ء) نے جس طرح حضرت حق جل مجدہ کے پیغمبر برحق، صداقت و حقانیت کے پیکر، مریم بتول کے فرزند جلیل حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں مختلف انداز سے توہین کی ہے اور اس عمل بد سے اپنے آپ کو مستحق آتش دوزخ بنالیا ہے اسی طرح اُن معجزات کا جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک عرش و کرسی نے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کرنے کے لئے عطا فرمائے تھے نہ صرف ان کا انکار کیا ہے بلکہ ان کو عمل الترب یعنی مسمریزم کا نتیجہ اور اثر قرار دیا ہے مرزا قادیانی علیہ ما علیہ معجزات عیسیٰ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مسمریزم کا وجود ہی نہیں تھا

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطلق انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ)

مرزا کذاب ایک اور جگہ لکھتا ہے:-

"ماسوائے اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنے روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کران چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں"

(ازالہ اوہام ص۱۲۸ حاشیہ)

مرزا مفتری ایک اور جگہ لکھتا ہے:۔

"یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے:"

(ازالہ اوہام ص۳۱۰ حاشیہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی متذکرہ بالا عبارتوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات مسمریزم کا شاخسانہ تھے کوئی عطاء ربانی نہیں تھی، یہ مرزا قادیانی کا باری تعالیٰ، قرآن کریم اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عظیم بہتان ہے اور اُمت مسلمہ کے لئے کھلا ہوا فراڈ ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو مسمریزم کا وجود ہی نہیں تھا بلکہ اس فن مسمریزم کی ایجاد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت شریفہ کے سترہ سو سال بعد ہوئی ہے چنانچہ حضرت مولانا مولوی حافظ محمد انوار اللہ خان بہادر معین المہام امور مذہبی وصدر الصدور صوبجات دکن اپنی معرکۃ الآرا کتاب افادۃ الافہام کے صفحہ ۱۵ جلد اول میں رقم طراز ہیں:۔

"فن مسمریزم کی کتابوں میں لکھا ہے کہ یورپ وسطی میں رائن نام ایک بڑا دریا ہے جس کے کنارے پر چھوٹا سا قصبہ سیلٹین نام مشہور ہے اس قصبہ میں ۵ مئی ۱۷۳۴ء میں ایک شہرہ آفاق شخص جس کا نام "انتونی مسمر" تھا پیدا ہوا اور اس نے اپنی بے حد کوششوں سے اس فن کو ایجاد کیا چنانچہ اسی کے نام سے مسمریزم مشہور ہوا اب مرزا کے اس قول کو بھی یاد کر لیجئے جو فرمایا تھا کہ قرآن پاک کا ایک لفظ کم و زیادہ نہیں ہو سکتا دیکھ لیجئے قرآن کے مکمل الفاظ اپنی جگہ رکھے رہے اور مرزا نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا خاتمہ کر دیا۔"

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا کذاب نے کس طرح تاریخی غلطی کر کے اُمت مسلمہ کو دھوکہ دینے کی سعی ناکام کی ہے لیکن بحمداللہ تعالیٰ مرزا کی جھوٹی عبارتوں کا آپریشن کرنے والے ابھی اس دنیا کے اندر موجود ہیں یہ مرزا کا دجل و فریب ہے رب ذوالجلال اپنی برق قہر سے انگلینڈ کے اس خود کاشتہ پودہ کو جلا کر خاکستر فرمائیں آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-165

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لیے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔

جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۹۰۵ میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں